6 بیرونی شعبہ

6.1 عالمی اقتصادی جائزہ

جیسے جیسے مالی سال 19ء آگے بڑھا، عالمی معاشی اور سیاسی پیش رفتیں تجارت کے لیے ناموافق ہوتی گئیں۔ مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران انتہا کو چھونے کے بعد عالمی معیشت میں سست روی دیکھی گئی، اور چند بڑی معیشتوں کی حقیقی جی ڈی پی نمو بڑی حد تک معتدل ہونا شروع ہوگئی۔ تجارت، زری پالیسی اور جغرافیائی سیاست جیسے امور کے حوالے سے امریکہ کے پالیسی فیصلوں کی وجہ سے تجارتی حجم کی نمو میں بڑی حد تک کمی واقع ہوئی، کیونکہ دنیا کی سب سے بڑی معیشت اپنے سب سے بڑے تجارتی شراکت داروں، یعنی چین اور یورپی یونین، کے ساتھ تجارتی تنازعات میں الجھی رہی (**شکل 6.1**)۔ اسی دوران امریکہ کا ایران اور وینزویلا پر پابندیاں عائد کرنا، اوپیک پلس کی طرف سے تیل کی رسد میں کٹوتی، اور چینی معیشت کی سُست روی کے باعث خام تیل کی عالمی منڈی میں طلب اور رسد کے تحرکات عدم استحکام سے دوچار ہوئے، جس کے نتیجے میں تیل کی قیمتیں تغیر پذیری کا شکار ہوئیں۔[1] مزید برآں، امریکہ کو لوہے اور فولاد برآمد کرنے والے بڑے رسد کاروں (بشمول چین اور یورپی یونین، اور ویت نام جولائی 2019ء اور اس کے بعد سے) کو مسلسل اضافی ٹیرف کا سامنا رہا؛ نتیجتاً منڈی میں بگاڑ کے سبب عالمی قیمتیں بڑھ گئیں۔[2] اس کے برخلاف خاطر خواہ عالمی پیداوار اور پست طلب کے باعث غذا اور اس سے متعلقہ اجزا کی عالمی قیمتیں بالعموم معتدل رہیں۔

شکل 6.1: عالمی تجارتی حجم کی نمو

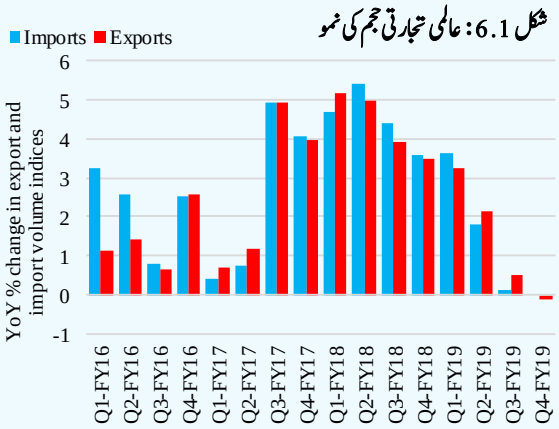

Data source: World Trade Organization

شکل 6.2: اہم عالمی ایکویٹی اشاریوں میں تبدیلیاں

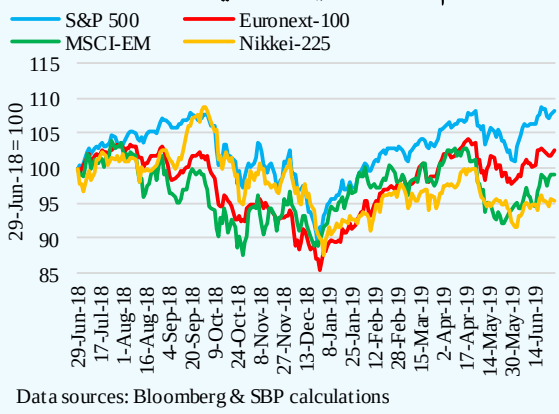

Data sources: Bloomberg & SBP calculations

2018ء کے دوران امریکہ میں فیڈرل ریزرو نے اپنا پالیسی ریٹ چار مرتبہ بڑھایا، جس کی وجہ موزوں مالیاتی پالیسی مؤقف اور قدرے مضبوط معاشی نمو سے جنم لینے والا دباؤ تھا۔[3] امریکہ میں اوسط حقیقی جی ڈی پی نمو 2.8 فیصد رہنے کی وجہ سے مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی میں نمو کی سرعت علی الخصوص نمایاں رہی۔[4] تاہم دسمبر 2018ء میں آخری مرتبہ ان نرخوں میں اس وقت اضافی ہوا جب مالی منڈیاں تجارتی محاذ آرائی کے سبب پہلے ہی غیر مستحکم ہوچکی تھیں۔ نرخ بڑھنے سے عالمی ایکوٹیاں زمیں بوس ہوگئیں، جس سے منڈی کھربوں ڈالر کی سرمایت سے محروم ہوگئی (**شکل 6.2**)۔ بعد ازاں، مالی سال 19ء کی دوسری ششماہی کے دوران امریکی معیشت میں سست روی آنا شروع ہوگئی، اور اوسط حقیقی جی ڈی پی نمو کم ہوکر 2.5 فیصد رہ گئی۔ اس سے معیشت پر مہنگائی کا دباؤ کم ہوا اور فیڈرل ریزرو کو شرحوں میں مزید اضافہ نہ

---

[1] اکتوبر 2018ء میں طلبی خدشات سے قبل تیل کی قیمت 80 ڈالر فی بیرل تک پہنچ گئی تھی۔ مالی سال 19ء میں عرب لائٹ کروڈ آئل کی قیمتیں مالی سال 18ء کے مقابلے میں 12.1 فیصد بلند رہیں۔

[2] مالی سال 18ء کے مقابلے میں مالی سال 19ء میں کچ دھات کی عالمی قیمتیں اوسطاً 16.2 فیصد بڑھیں (ماخذ: عالمی بینک)۔

[3] جنوری 2018ء میں امریکہ میں ٹیکس کی شرح میں کمی سے پیدا ہونے والے مالیاتی تحرک نے سرمایہ کاری اور ملازمتوں دونوں کو جلا بخشی۔ اس کے نتیجے میں مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران نجی صَرف میں بھی اضافہ ہوا۔ فیڈرل ریزرو نے ترجیحاً مہنگائی ماپنے کا پیمانہ ذاتی صَرف اخراجات (پی سی ای) اشاریے کو بنایا، جو مارچ 2018ء سے اکتوبر 2018ء تک دو فیصد کے ہدف یا اس سے اوپر مستقل رہا (ماخذ: امریکی دفتر برائے اقتصادی جائزہ)۔

[4] اس کے مقابلے میں مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی کے دوران جی ڈی پی کی اوسط حقیقی نمو 2.6 فیصد رہی تھی (ماخذ: امریکی دفتر برائے اقتصادی جائزہ)۔

کرنے کی ترغیب ملی۔[5] فیڈرل ریزرو نے مہنگائی، معاشی سُست روی اور عالمی معاشی منظر نامے کی بڑھتی ہوئی غیر یقینی صورتِ حال کے سبب 08-2007ء کے مالی بحران کے بعد جولائی 2019ء میں پہلی مرتبہ شرحِ نشانیہ میں کٹوتی کی۔

چونکہ مالی سال 19ء میں یورپی یونین کی اوسط حقیقی جی ڈی پی نمو کم ہو کر 1.6 فیصد رہ گئی، اس لیے یورپی مرکزی بینک کے لیے نرم زری حالات کا تسلسل غیر ضروری ہو گیا تھا؛ یہ شرح نمو گذشتہ پانچ برسوں میں سب سے کم اور مالی سال 18ء کی 2.5 فیصد نمو سے بھی پست ہے۔[6] اگرچہ اس کے عوامل مختلف ملکوں میں ایک دوسرے سے جداگانہ ضرور ہوں گے، تاہم بڑی معیشتوں میں گھریلو اخراجات عمومی طور پر سُست روی کا شکار نظر آئے (**شکل 6.3 الف**)۔ اس کے نتیجے میں یورپی یونین سے درآمدی طلب کم ہو گئی، جو برآمدات پر منحصر ابھرتی ہوئی منڈیوں کے لیے ضرر رساں ثابت ہوا (**شکل 6.3 ب**)۔ دریں اثنا، بریگزٹ پر رائے شماری کے تین برس گزر جانے کے باوجود برطانیہ منظم انداز میں یورپی یونین سے انخلا کے لیے کوشاں ہے۔ مالی سال 19ء میں اوسط حقیقی ڈی پی نمو کم ہو کر 1.4 فیصد رہ گئی جو مالی سال 18ء میں 1.8 فیصد تھی؛ اگرچہ یہ نمو توقع سے زیادہ تھی، جس کی بنیادی وجہ ذخائر کا مجتمع ہونا ہے، کیونکہ برطانیہ کے یورپی یونین سے انخلا کی توقع کے پیشِ نظر کاروباری اداروں نے اشیا کے ذخائر میں اضافہ کر دیا تھا۔[7]

شکل 6.3 الف: یورپی یونین کی اہم معیشتوں میں حقیقی گھریلو صَرف کی نمو

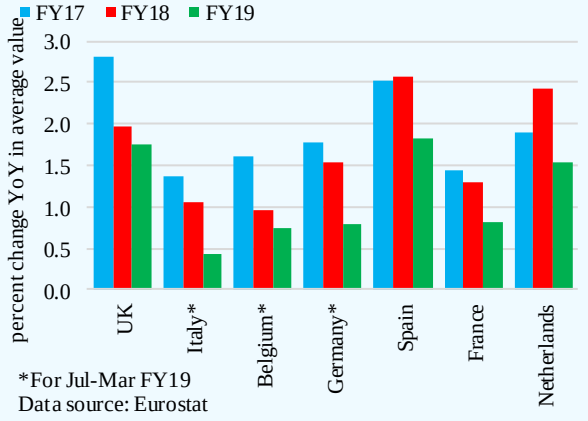

*For Jul-Mar FY19
Data source: Eurostat

شکل 6.3 ب: اہم معیشتوں کی درآمدی طلب

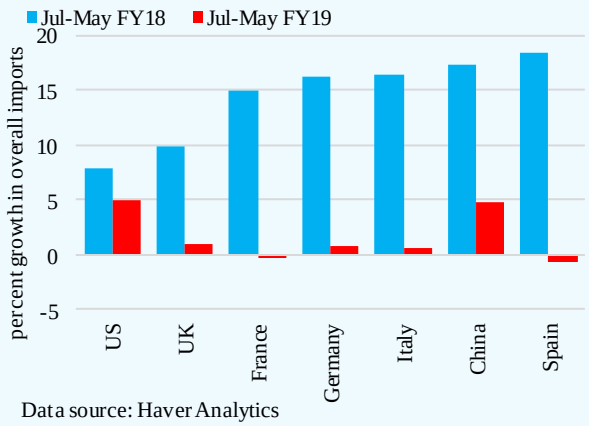

Data source: Haver Analytics

جہاں تک ابھرتی ہوئی منڈیوں کا تعلق ہے تو چین کی نمو کو امریکہ کے ساتھ جاری تجارتی تنازع کے سبب دھچکا لگا۔ مالی سال 19ء کی چوتھی سہ ماہی میں اس کی حقیقی جی ڈی پی نمو کم ہو کر 6.2 فیصد رہ گئی - جو 1992ء میں چین کی طرف سے جی ڈی پی کے سہ ماہی وار اعداد و شمار کے اجرا کے آغاز کے بعد سب سے کم ہے۔[8] تجارتی تنازعے کے باعث چین کی برآمدات متاثر ہوئیں، جس سے اس کی درآمدی طلب پر منفی اثر پڑا؛ اور یہ اثرات عالمی قدری زنجیروں کو بھی اپنی لپیٹ میں لیتے رہے۔ مزید برآں، معین سرمایہ کاری اور ذاتی صَرف دونوں معتدل ہونا شروع ہو گئے کیونکہ مستقبل کے منظر نامے کے حوالے سے غیر یقینی صورتِ حال نے صارفین اور کاروباری اداروں کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے (**شکل 6.4**)۔

یہ عمومی معاشی سُست روی بڑی معیشتوں اور برآمدات سے متعلق دیگر ابھرتی ہوئی معیشتوں کے لیے نیک فال ثابت نہیں ہوئی، اور مالی سال 19ء میں ان میں سے کئی

[5] مالی سال 19ء کی دوسری ششماہی کے دوران ذاتی صَرف اخراجات کی بنیاد پر اوسط مہنگائی 1.4 فیصد رہی، جو اس کی پہلی ششماہی کے 2.0 فیصد سے خاصی کم ہے (ماخذ: امریکی دفتر برائے اقتصادی جائزہ)۔

[6] مالی سال 19ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران ضمنی جی ڈی پی شرح نمو کے اعداد و شمار کی بنیاد پر (ماخذ: یورو اسٹیٹ)۔

[7] آئی ایم ایف کا عالمی اقتصادی صورتِ حال کا جائزہ برائے جولائی 2019ء کے مطابق۔

[8] مالی سا19ء کے دوران چین میں اوسط حقیقی جی ڈی پی نمو کم ہو کر 6.4 فیصد رہ گئی، جو مالی سال 18ء کی 6.7 فیصد نمو سے کم ہے (ماخذ: ہاور اینالیٹکس)۔

معیشتوں کی برآمدات دھیمی ہوگئی (**شکل 6.5 الف**)۔[9] امریکی ڈالر کے مقابلے میں ابھرتی ہوئی معیشتوں کی کرنسیوں کی قدر میں تخفیف، ماسوائے بنگلہ دیش، کے باوجود کارکردگی قدرے معدوم رہی (**شکل 6.5 ب**)۔

عالمی معیشت میں کلیدی فریقوں کے مستقبل کی نمو کا تسلسل امریکہ اور چین، امریکہ اور یورپی یونین، اور برطانیہ اور یورپی یونین کے درمیان جاری تجارتی مذاکرات کی کامیابی پر منحصر ہے۔ ان مذاکرات کی کامیابی صارفی طلب اور جدید معیشتوں اور چین میں سرمایہ کاری کے لیے لازمی ہے، تاکہ ان کی بحالی ہوسکے، جس کے مثبت برآمدی اثرات ابھرتی ہوئی معیشتوں، جیسے پاکستان، پر پڑیں گے۔

شکل 6.4: چین کی حقیقی جی ڈی پی نمو کی تفصیلات

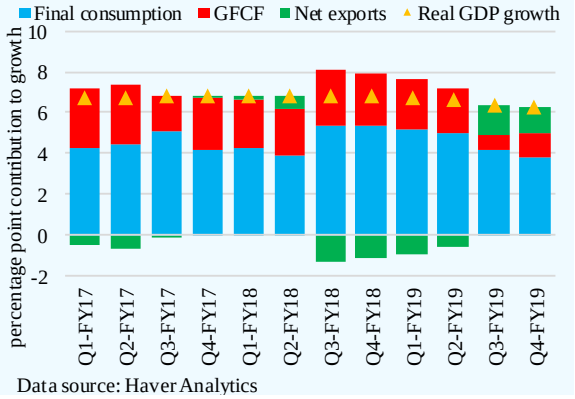

Data source: Haver Analytics

شکل 6.5 الف: اہم ابھرتی ہوئی معیشتوں کی برآمدی کارکردگی

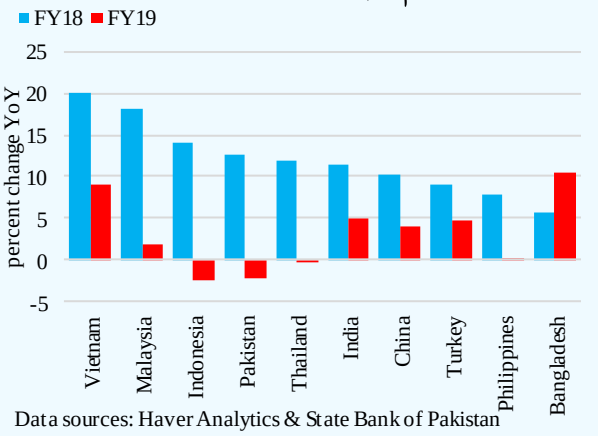

Data sources: Haver Analytics & State Bank of Pakistan

شکل 6.5 ب: اہم ابھرتی ہوئی معیشتوں کی کرنسی کی کارکردگی بمقابلہ ڈالر

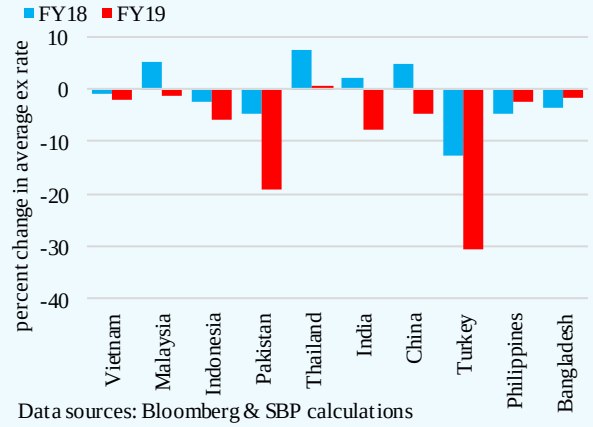

Data sources: Bloomberg & SBP calculations

6.2 پاکستان کے توازنِ ادائیگی کا عمومی جائزہ

عالمی سطح پر معاشی سُست روی اور بلند (اگرچہ روبہ تنزل) درآمدی ادائیگیاں مالی سال 19ء میں پاکستان کے بیرونی کھاتے کے لیے خصوصی طور پر دشوار ثابت ہوئیں، کیونکہ سال کے آغاز پر زرمبادلہ کے ذخائر کی سطح غیر مستحکم تھی۔[10] مالی سال 17ء اور مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی کے دوران شرح مبادلہ میں ردوبدل نہ کرنے – مع اضافی مالیاتی اخراجات، سی پیک سے متعلقہ درآمدات کا آغاز اور تیل کی قیمتوں کی بحالی – کے باعث مالی سال 18ء میں جاری کھاتے کا خسارہ 19.9 ارب ڈالر کی ناقابلِ برداشت سطح پر پہنچ گیا تھا۔ مالی سال 19ء کی شروعات میں معیشت کی اضافی طلب کو دھیما کرنے کی غرض سے معاشی پالیسی میں چار امور پر توجہ مرکوز کی گئی: (i) ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر کی زوال پذیر سطح کو سہارا دینے کے لیے فی الفور دوطرفہ مالکاری حاصل کرنا؛ (ii) شرح مبادلہ کی پالیسی کو منڈی کے معروضات (مارکیٹ فنڈامینٹلز) کے ساتھ منطبق کرنا؛ (iii) ترقیاتی اخراجات میں تخفیف؛ اور (iv) زری پالیسی میں سختی لانا۔ نتیجتاً، جاری کھاتے کا فرق گھٹ گیا (**جدول 6.1**)، جس کی بڑی وجہ درآمدی ادائیگیوں میں کمی آنا تھی (**شکل 6.6**)۔

مالی سال 19ء کے دوران درآمدی ادائیگیوں میں جو کمی واقع ہوئی وہ ساری کی ساری سال کی تیسری اور چوتھی سہ ماہی میں ہوئی تھی، کیونکہ پہلی ششماہی میں تو درآمدات میں

[9] 2017ء میں چین 31 ممالک کے لیے سرفہرست برآمدی منڈی تھا، اور برآمدات کے حوالے سے دیگر ممالک کے لیے 5 ویں سب سے بڑی منڈی تھا۔ (ماخذ: سی آئی اے عالمی حقائق نامہ)۔

[10] 28 جون 2018ء کو اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر کی سطح 9.8 ارب ڈالر تھی جو 2.1 ماہ کی درآمدات کے لیے کافی تھی۔

اضافہ ہوا تھا۔ مالی سال 19 کی دوسری ششماہی میں تیل کی عالمی قیمتیں کم ہونے (جو ان کی یونٹ قیمتوں میں کمی کا باعث بنے) اور چند انتظامی مسائل، جن کی بنا پر تیسری سہ ماہی میں ایل این جی درآمدات سکڑیں، کے سبب توانائی کی درآمدات میں تخفیف ہوئی۔ اس سے قطع نظر خام تیل اور پیٹرولیم مصنوعات کے درآمدی حجم میں سارا سال کمی ہوئی، جس کی وجہ بجلی اور ٹرانسپورٹ کے شعبہ جات میں ایندھن کی طلب کم ہونا تھی (**سیکشن 6.6**)۔

مالی سال 19ء کے دوران غیر توانائی درآمدی ادائیگیوں میں بھی کمی آئی، جس میں بڑا حصہ مشینری اور ٹرانسپورٹ کے شعبوں کا ہے (**شکل 6.7**)۔ مزید برآں، معاشی استحکام کی پالیسی کا اثر براہ راست تعمیراتی صنعت کے خام مال جیسے لوہا اور فولاد اور جہاز شکنی کے لیے پرانے جہازوں کی درآمدات پر پڑا (**سیکشن 6.6**)۔

درآمدی ادائیگیوں میں جو کمی آئی وہ برآمدی وصولیوں میں ہونے والی تخفیف کو زائل کرنے کے لیے کافی تھی۔ سال کے بیشتر حصے میں عالمی اجناس کی کم قیمتیں، برآمدات پر زرِ اعانت (گندم اور چینی پر) کی عدم دستیابی اور بلند مالیت کی کلیدی ٹیکسٹائل مصنوعات کی یونٹ قیمتوں میں سال بسال کمی برآمدات گھٹنے کے اسباب ہیں۔

اسی طرح مالی سال 19ء کے دوران کارکنوں کی ترسیلاتِ زر میں اضافے نے جاری کھاتے کے خسارے کی کمی میں بڑا کردار ادا کیا۔ برطانیہ، امریکہ اور ملائیشیا سے بھیجی گئیں رقوم اس نمو کی اہم محرک ہیں، جبکہ متحدہ عرب امارات اور سعودی عرب سے بھیجی جانے والی رقوم کا حجم بھی تھوڑا سا بحال ہوا۔ بلند ترسیلاتِ زر بنیادی آمدن خسارے میں اضافے کے اثر کو زائل کرنے میں مددگار ثابت ہوئیں، جو بیرونی قرضوں پر سودی ادائیگیوں میں اضافے کی بنا پر بڑھ گیا تھا۔

جدول 6.1 :ادائیگیوں کا توازن

ملین ڈالر میں

	م س17ء	م س18ء	م س19ء	م س19ء میں تبدیلی
جاری کھاتے کا توازن	**-12,621**	**-19,897**	**-13,508**	**6,389**
تجارتی توازن	-26,680	-31,824	-28,164	3,660
برآمدات	22,003	24,768	24,224	-544
درآمدات	48,683	56,592	52,388	-4,204
خدمات کا توازن	-4,339	-6,068	-4,288	1,780
بنیادی آمدنی کا توازن	-5,048	-5,484	-5,697	-213
ثانوی آمدنی کا توازن	23,446	23,479	24,641	1,162
کارکنوں کی ترسیلاتِ زر	19,351	19,914	21,841	1,927
سرمایہ جاتی کھاتے کا توازن	**375**	**376**	**253**	**-123**
مالی کھاتے کا توازن	**-10,198**	**-14,300**	**-11,989**	**2,311**
پاکستان میں بیرونی براہِ راست سرمایہ	2,749	3,471	1,667	-1,804
پاکستان میں بیرونی جزدانی سرمایہ	-251	2,209	-1,419	-3,628
واجبات کی خالص رقم	8,965	8,855	11,734	2,879
حکومت	5,040	4,894	3,909	-985
نجی شعبہ علاوہ (بینک)	2,298	2,522	2,110	-412
بینک	1,631	-109	220	329
اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر	**16,144**	**9,766**	**7,281**	**-2,485**
کفایتِ سرمایہ بطور جی ڈی پی کا فیصد	-4.1	-6.3	-4.8	1.6

اعداد و شمار کا ماخذ: اسٹیٹ بینک

جاری کھاتے کے خسارے میں کمی کے باوجود پورا سال مالکاری کا دباؤ برقرار رہا۔ درکار بیرونی مالکاری کا بندوبست ایک بڑا مسئلہ تھا۔ متعدد عوامل کے سبب مجموعی طور پر رقوم کی خالص آمد گذشتہ برس سے کم تھی۔ اوّل، حکومت نے چوتھی سہ ماہی کے دوران 1.0 ارب ڈالر مالیت کے یورو بانڈ کی ادائیگی کی (**شکل 6.8**)۔[11] دوم، چونکہ بیرونی سرمایہ کار ملک کے معاشی معروضات کے حوالے سے محتاط تھے، اس لیے ایکویٹی منڈی سے زرمبادلہ کے خالص انخلا میں تیزی آئی۔ سوم، سی پیک سے متعلق زیادہ تر منصوبے پایۂ تکمیل کو پہنچ جانے سے بجلی اور تعمیراتی شعبوں میں مجموعی بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں بڑی حد تک کمی واقع ہوئی۔ درحقیقت سی پیک سے متعلقہ اداروں کی جانب سے قرضوں کی واپسی کے سبب خام بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کا انخلا بڑھا؛ نتیجتاً، مالی سال 19ء میں خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں 52.0 فیصد کی سال بسال کمی آئی۔[12]

[11] اس کی بہ نسبت گذشتہ برس یورو بانڈ اور صکوک کے اجرا کے نتیجے میں 2.5 ارب ڈالر کی رقوم دستیاب ہوئی تھیں۔

[12] مالی سال 19ء میں نان سی پیک بیرونی براہ راست سرمایہ کاری 17 فیصد کمی سے 2.0 ارب ڈالر رہ گئی، جو مالی سال 18ء میں 2.4 ارب ڈالر تھی۔ اس کے برعکس مالی سال 19ء کے دوران سی پیک سے متعلق بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں 267 ملین ڈالر کی کمی واقع ہوئی جبکہ مالی سال 18ء کے دوران اس مد میں 1 ارب ڈالر کی رقوم آئی تھی۔

جاری کھاتے کا خسارہ قابو کرنے کی غرض سے حکومت کو بیرونی مالکاری کے بندوبست اور سرکاری و نجی شعبوں کو قرضوں کی واپسی کے لیے کمرشل اور دوطرفہ ذرائع یعنی چین (حکومتی اور چینی کمرشل بینک دونوں)، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات اور قطر پر انحصار کرنا پڑا۔ آئی ایم ایف کے ساتھ معاہدے کے حوالے سے غیر یقینی صورتِ حال کے باعث زیادہ تر بین الاقوامی مالی ادارے اپنی مالکاری سے پہلو تہی کرتے رہے (**سیکشن 6.4**)۔ المختصر، مالی سال 19ء کے دوران اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے سیال ذخائر میں 2.5 ڈالر کی کمی واقع ہوئی، جبکہ مالی سال 18ء میں اس سے زیادہ 6.4 ارب ڈالر کی تخفیف ہوئی تھی۔ تاہم مالی سال 19ء کے اختتام تک پاکستان اور آئی ایم ایف کے مابین 6 ارب ڈالر ای ایف ایف قرضے کا معاہدہ طے پا گیا، جس کے باعث ملک میں بین الاقوامی مالی اداروں کی فنڈنگ اور سرمائے کی آمد بحال ہونے کا امکان ہے۔

شکل 6.6: جاری کھاتے کے توازن میں تبدیلی کی تفصیل*

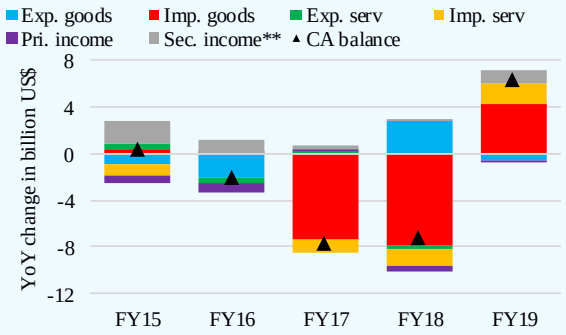

* Positive values indicate improvement & negative values show deterioration **Includes worker remittances
Data source: State Bank of Pakistan

شکل 6.7: درآمدات کی مطلق تبدیلی کی تفصیلات

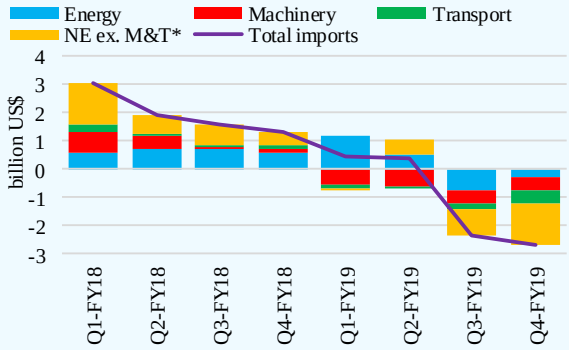

*Non Energy excluding machinery and transport
Data source: State Bank of Pakistan

6.3 جاری کھاتہ

مالی سال 19ء میں جاری کھاتے کا خسارہ 13.5 ارب ڈالر درج کیا گیا، جو گذشتہ برس کے خسارے کا تقریباً دوتہائی ہے (**شکل 6.9**)۔ جیسے پہلے ذکر کیا گیا ہے، یہ بہتری درآمدات میں بڑی حد تک کمی اور کارکنوں کی ترسیلاتِ زر میں بھرپور نمو کے باعث آئی ہے۔ یہ امر اہم ہے کہ اشیا اور خدمات کی درآمدات دونوں میں کمی نے اس بہتری میں اپنا حصہ ڈالا۔ اس کے برخلاف حکومتی قرضوں پر بلند سودی ادائیگیوں، جو عالمی شرح سود میں اضافے اور خاصی وسط مدتی قرض گیری نے مالی سال 19ء میں جاری کھاتے کے خسارے میں اضافہ کیا۔

خدمات کا کھاتہ

اشیا کی تجارت کی طرح خدمات کی تجارت کے توازن میں 1.8 ارب ڈالر کی بہتری آئی اور مالی سال 19ء کے دوران اس مد میں خسارہ 4.3 ارب ڈالر رہا (**جدول 6.2**)۔ خدمات کی تجارت کے توازن میں تمام بہتری خدمات کی درآمدات میں کمی سے ہوئی، کیونکہ برآمدات گذشتہ برس کی سطح پر رہیں۔ درآمدات میں تقریباً 60 فیصد کمی سفری اور ٹرانسپورٹیشن خدمات کی بدولت ہوئی۔

شکل 6.8: مالی سال 19ء میں جاری کھاتے کے خسارے کی مالکاری

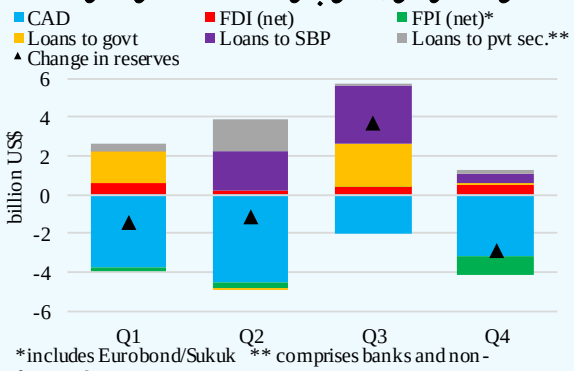

*includes Eurobond/Sukuk ** comprises banks and non-financial pvt sector companies
Data source: State Bank of Pakistan

مالی سال 19ء کے دوران ٹرانسپورٹیشن خدمات، جس کا حصہ خدمات کی درآمدات میں تقریباً 40 فیصد ہے، میں 333.5 ملین ڈالر کی کمی ہوئی۔ یہ ساری کمی باربرداری کے پست چارجز کی مرہونِ منت ہے، جو اشیا کی درآمدات میں کمی کے نتیجے میں سامنے آئی۔ سفری خدمات کی درآمدات 719.6 ملین ڈالر گھٹ گئیں، جو روپے کی قدر میں تخفیف کی بنا پر سفری لاگت بڑھنے کی عکاس ہے۔ درآمدات کی طرح ٹرانسپورٹیشن خدمات کی برآمدات میں کمی آئی؛ تاہم کاروباری خدمات کی برآمدات میں اضافے نے اسے زائل کر دیا۔

بنیادی آمدن

مالی سال 19ء کے دوران بنیادی آمدن کھاتے میں 5.7 ارب ڈالر کا خسارہ درج ہوا، جبکہ گذشتہ برس اس خسارے کا حجم 5.5 ارب ڈالر تھا۔ اس خسارے میں اضافے کو حکومتی قرضوں پر بلند سودی ادائیگیوں سے منسوب کیا جاسکتا ہے، کیونکہ غیر ملکی کمپنیوں کی جانب سے وطن واپس بھجوائے جانے والے نفع اور منافع منقسمہ میں کمی واقع ہوئی (**شکل 6.10**)۔

مالی سال 19ء کے دوران غیر ملکی کمپنیوں کے وطن واپس بھیجے جانے والے منافع میں 21.3 فیصد کمی ہوئی، جبکہ براہ راست اور جزدانی سرمایہ کاری میں تقریباً یکساں کمی آئی۔ معاشی سرگرمیوں میں اعتدال، روپے کی قدر میں تخفیف اور پست کارپوریٹ نفع آوری جیسے عوامل اس رجحان کی وضاحت کرتے ہیں۔ غذا، تیل اور گیس کی تلاش، بجلی مواصلات اور مالی کاروبار جیسے تمام بڑے شعبوں کی طرف سے گذشتہ برس کے مقابلے میں پست منافع وطن واپس بھجوایا گیا۔ اس کمی کے باوجود وطن واپس بھجوائے جانے والا نفع ملک میں آنے والی خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری سے زیادہ تھا۔

چنانچہ قرضوں پر سودی ادائیگیاں ملک کے خالص زرمبادلہ قرضوں کے مقابلے میں خاصی زیادہ تھیں۔ مالی سال 19ء کے دوران سودی ادائیگیوں میں ہونے والا اضافہ گذشتہ برسوں کے بیرونی قرض گیری کے رجحان سے مطابقت رکھتا تھا۔ بالخصوص، اس بلند نمو کی وجوہ یہ ہیں: (i) مالی سال 17ء اور 18ء میں ملک کو درپیش جاری کھاتے کے بلند خسارے کی بنا پر مالکاری کی اضافی ضروریات؛ (ii) کمرشل بینکوں سے قرض گیری پر مبنی اجزائے ترکیبی میں تبدیلی جو بین الاقوامی مالی اداروں کے قرضوں سے قدرے مہنگے ہیں؛ اور (iii) لائبور میں اضافہ جس کے تحت زیادہ تر قرضوں کے معاہدے طے پاتے ہیں۔

شکل 6.9 : جاری کھاتے کے خسارے کے اجزائے ترکیبی

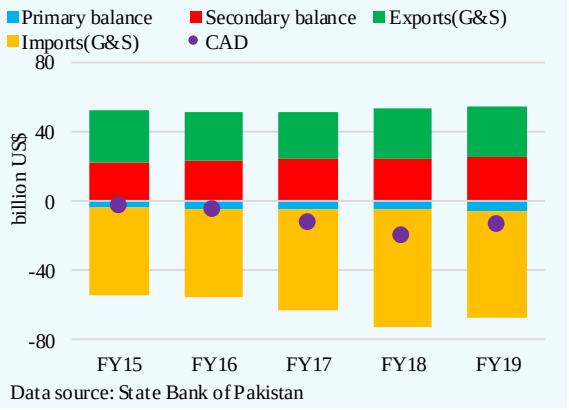

Data source: State Bank of Pakistan

شکل 6.10: بنیادی آمدنی کے اجزا

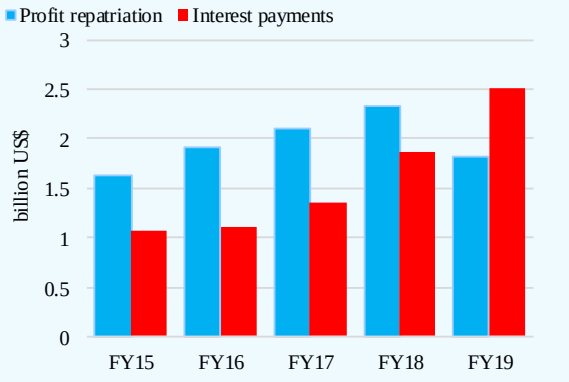

Data source: State Bank of Pakistan

کارکنوں کی ترسیلاتِ زر

تقریباً تین برس کے وقفے کے بعد مالی سال 19ء کے دوران کارکنوں کی ترسیلاتِ زر 9.7 فیصد کی مضبوط نمو کے ساتھ بڑھ کر 21.8 ارب ڈالر تک جا پہنچی (**شکل 6.11**)۔ اس بھرپور نمو نے جاری کھاتے کو بڑی حد تک سہارا فراہم کیا، بالخصوص اس وقت جب بیرونی سرمایہ کاری میں گراوٹ کے باعث مالی کھاتے میں رقوم کی آمد ناکافی تھی۔ یہ امر اہم ہے کہ ان ترسیلات نے ایک تہائی درآمدات کا بار اٹھایا۔ یہ امر باعثِ حیرت نہیں کہ 2018ء میں پاکستان کو مطلق ترسیلاتِ زر کے زمرے میں آٹھویں درجے پر فائز کیا

جدول 6.2: خدمات کی تجارت

ارب ڈالر

	مالی سال 18ء		مالی سال 19ء		تبدیلی	
	برآمدات	درآمدات	برآمدات	درآمدات	برآمدات	درآمدات
مجموعی خدمات جس میں	5.3	11.4	5.4	9.7	0.1	-1.7
ٹرانسپورٹ	0.9	4	0.8	3.7	-0.1	-0.3
خدمات	0.4	2.3	0.4	1.6	0.1	-0.7
دیگر کاروباری خدمات	1.4	2.9	1.6	2.5	0.2	-0.4

اعداد و شمار کا ماخذ: اسٹیٹ بینک

گیا، اور گذشتہ برس نمو کے حوالے سے درجہ بندی میں پاکستان کا مقام 18 ویں سے بہتر ہو کر 8 ویں پر آ گیا۔[13]

شکل 6.11: کارکنوں کی ترسیلاتِ زر

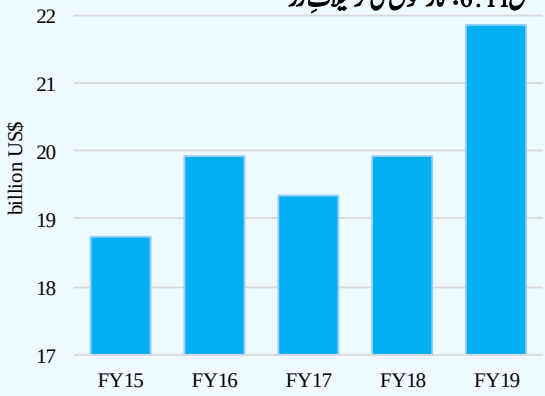

Data source: State Bank of Pakistan

مالی سال 19ء کے دوران امریکہ، برطانیہ اور ملائیشیا سے بھیجی جانے والی رقوم میں نمو زیادہ نمایاں رہی جبکہ گذشتہ دو برسوں کی کمی کے بعد سعودی عرب سے بھیجی جانے والی ترسیلاتِ زر میں اضافہ ہوا (**جدول 6.3**)۔ مالی سال کے آغاز میں ہی حکومت نے سمندر پار پاکستانیوں کو سہولت فراہم کرنے کی غرض سے کئی اقدامات کا اعلان کیا تاکہ انہیں باضابطہ ذرائع سے ترسیلاتِ زر بھیجنے میں مدد مل سکے۔[14] ان سہولتوں کے ساتھ ساتھ پاکستان ریمی ٹینس انی شیٹو کی مسلسل کاوشوں کی بدولت باضابطہ ذرائع سے ترسیلاتِ زر میں اضافہ ہوا۔ پاکستان ریمی ٹینس انی شیٹو کے تحت مائیکرو فنانس بینکوں اور ایکس چینج کمپنیوں کو ترغیب دلائی جاتی ہے کہ وہ کارکنوں کی ترسیلاتِ زر بڑھانے کے لیے تشہیری مہمات کا انعقاد کریں۔[15] مزید برآں حکومت نے وصول کنندگان کو یہ سہولت دی ہے کہ بیرون ملک سے آنے والی ترسیلاتِ زر کے کھاتوں میں سے روپوں میں نقد نکلوانا ودہولڈنگ ٹیکس سے مستثنیٰ ہے۔[16]

حکومت ترسیلاتِ زر کی منتقلی کے عمل کو مزید محفوظ اور مؤثر بنانے کی غرض سے اختراعی ٹیکنالوجی کے پلیٹ فارمز کے استعمال پر کاربند ہے۔ اس ضمن میں پاکستان نے بلاک چین ٹیکنالوجی کو بروئے کار لاتے ہوئے بین الاقوامی ترسیلاتِ زر خدمات کا آغاز کیا۔ اس اقدام کے تحت مالائیشیا میں Valyou اور پاکستان میں ایزی پیسہ نے باہمی اشتراک سے ای والٹ پلیٹ فارمز کے ذریعے ترسیلاتِ زر میں سہولت فراہم کی، جنہیں علی پے نے بلاک چین ٹیکنالوجی استعمال کرتے ہوئے تیار کیا۔

مزید برآں، سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات، ترسیلات زر کے حوالے سے اہم ممالک، سے جو رقوم بھیجی گئیں وہ سال کے دوران موصول ہونے والی ترسیلاتِ زر کا نصف تھیں۔ تیل کی قیمتوں کی بحالی سے مالی صورتِ حال اور خلیج تعاون کونسل کے ممالک کی معاشی سرگرمیوں میں بہتری آئی، جس سے پاکستان میں ترسیلاتِ زر کو تقویت ملی۔[17] اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات کے لیبر کیمپوں میں پاکستان ریمی ٹینس انی شیٹو کی طرف سے جو آگہی مہم شروع کی گئی تھی اس کی بنا پر ان ملکوں سے رقوم کی ترسیل میں اضافہ ہوا ہو۔

6.4 مالی کھاتہ

مالی سال 19ء میں رقوم کی خالص آمد 12.0 ارب ڈالر رہی جو گذشتہ برس کے 14.3 ارب ڈالر کے مقابلے میں کم ہے۔ بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں خاصی کمی واقع ہوئی جبکہ سرکاری طور پر رقم کا یکبارگی انخلا مجموعی سرمایہ کاری جزدان پر حاوی رہا۔ تاہم جاری کھاتے کا خسارہ کم کرنے کے لیے دوست ممالک سے بڑی مالیت کے قرضے حاصل کیے گئے۔ ان رقوم سے ملک کے تیزی سے زوال پذیر زرمبادلہ کے ذخائر کو کسی حد تک سہارا ملا۔

---

[13] ماخذ: عالمی بینک

[14] تفصیلات کے لیے پاکستان کی معاشی کیفیت پر اسٹیٹ بینک کی پہلی سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 19ء ملاحظہ کیجیے۔

[15] 'ترسیلاتِ زر کی تشہیر' کے لیے اسکیم کے تحت ملکی بینکوں / مائیکرو فنانس بینکوں / ای سیز کو تشہیری اخراجات کے اجرا میں سہولت کے لیے یہ پیشکش کی گئی تھی کہ گذشتہ برس کے مقابلے میں 15 فیصد سے زائد ہر اضافی ڈالر پر ایک روپے کی اضافی ادائیگی کی جائے گی۔ مزید یہ کہ برانچ لیس بینکاری کے ذریعے ترسیلاتِ زر بھجوانے کو فروغ دینے کے لیے ایم والٹ کے ذریعے موصول ہونے والے ہر ڈالر پر مراعاتی ایئر ٹائم کو بڑھا کر 2 روپے کر دیا گیا۔

[16] فنانس سیلی مینٹری کے ذریعے ترمیم کی گئی (ترمیم دوم) ایکٹ 2019ء۔

[17] خلیج تعاون تنظیم کے خطے میں مالیاتی خسارہ 2017ء میں جی ڈی پی کے 5.5 فیصد سے کم ہو کر 2018ء میں 1.7 فیصد رہ گیا، جبکہ حقیقی جی ڈی پی نمو 2017ء میں 0.3- تھی، جس میں 2 فیصد کا اضافہ ہو گیا۔ (ماخذ: آئی ایم ایف کا خطہ وار اقتصادی جائزہ: مشرق وسطیٰ اور جنوبی امریکہ، افغانستان، پاکستان)۔

بیرونی براہ راست سرمایہ کاری

مالی سال 19ء میں خالص بیرونی براہِ راست سرمایہ کاری گذشتہ برس کی سطح 3.5 ارب ڈالر سے 52.0 فیصد کم ہو کر 1.7 ارب ڈالر رہ گئی۔ مالی سال آغاز پر حکومت کو خالص بیرونی براہِ راست سرمایہ کاری 4.1 ارب ڈالر رہنے کی توقع تھی، جس کی وجہ یہ مفروضہ تھی سی پیک سے متعلقہ انفراسٹرکچر کی ترقی اور صنعتی تعاون کے منصوبوں کی مدد سے بیرونی براہِ راست سرمایہ کاری کو فروغ ملتا رہے گا۔ تاہم سی پیک کے پہلے مرحلے کی تکمیل کے بعد چین سے آنے والی رقوم کا حجم سال بسال بنیاد پر 77.0 فیصد سکڑ کر صرف 462 ملین ڈالر رہ گیا۔ اس سے قطع نظر خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کے معاملے میں 27.7 فیصد حصے کے ساتھ چین سرفہرست رہا، اس کے بعد برطانیہ اور ہانگ کانگ کا حصہ بالترتیب 11.1 اور 8.7 فیصد رہا۔

جدول 6.3: کارکنوں کی ترسیلاتِ زر بلحاظِ ملک

ملین ڈالر

	مالی سال 18ء	مالی سال 19ء	تبدیلی
امریکہ	2,838.0	3,407.7	569.7
برطانیہ	2,892.4	3,412.4	520.0
ملائیشیا	1,148.1	1,551.8	403.6
متحدہ عرب امارات	4,359.0	4,617.4	258.5
سعودی عرب	4,858.8	5,003.0	144.3
خلیج تعاون تنظیم کے دیگر ممالک	2,158.3	2,119.1	-39.2
یورپی ممالک	658.1	609.0	-49.0
دیگر	1,000.9	1,119.6	118.7
مجموعہ	19,913.6	21,840.2	1,926.7

اعداد و شمار کا ماخذ: اسٹیٹ بینک

شعبہ جاتی اجزائے ترکیبی سے معلوم ہوتا ہے کہ بجلی کے شعبے، جس میں گذشتہ برس سب سے زیادہ بیرونی براہ راست سرمایہ کاری آئی تھی، سے 254 ملین ڈالر کا انخلا ہوا، کیونکہ اکتوبر 2018 میں ایک چینی کمپنی نے سرپرست کمپنی کو 530.0 ملین ڈالر کا قرضہ واپس کیا (**جدول 6.4**)۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ سی پیک کے جلد مکمل ہونے والے منصوبوں کی تکمیل کے بعد اب اس منصوبے کی سرمایہ کاری بجلی کی ترسیل و تقسیم کی طرف منتقل ہو گئی ہے۔ بالخصوص، توانائی کے ترجیحی منصوبے "مٹیاری تا لاہور 660 کلو والٹ ہائی وولٹیج دائریکٹر کرنٹ (ایچ وی ڈی سی) ٹرانسمیشن لائن پراجیکٹ کا آغاز کیا جارہا ہے۔ سی پیک کے تحت ملک میں بجلی کی ترسیل و تقسیم کے حوالے سے نجی شعبے کا یہ پہلا منصوبہ ہے جس کے ذریعے سندھ میں کوئلے سے چلنے والے بجلی گھروں سے 4 ہزار میگاواٹ سے زائد بجلی پنجاب کے مین گرڈ میں منتقل کی جائے گی۔

مالی سال 19ء کے دوران بجلی اور بجلی کی مشینری کے علاوہ تعمیراتی، مالی کاروبار اور تیل اور گیس کی تلاش کے شعبے خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری حاصل کرنے میں کامیاب رہے۔ تاہم ان شعبوں میں ہونے والی بیرونی براہ راست سرمایہ کاری گذشتہ مالی سال سے کم رہی (**جدول 6.4**)۔

استحکام کی جاری کوششوں، آئی ایم ایف پروگرام طے پانے کے حوالے سے غیر یقینی صورتِ حال اور روپے کی قدر میں بار بار ردوبدل کی وجہ سے ہو سکتا ہے کہ سال کے دوران سرمایہ کاروں کے احساسات مجروح ہوئے ہوں۔ مزید برآں، ایس اینڈ پی اور فچ کی طرف سے پاکستان کی کریڈٹ آؤٹ لک میں تنزلی سے غیر ملکی سرمایہ کاروں کے اعتماد کو مزید ٹھیس پہنچی۔

بیرونی جزدانی سرمایہ کاری

مالی سال 19ء میں سرکاری شعبے سے رقوم کے انخلا نے جزدانی سرمایہ کاری کا مجموعی مزاج وضع کیا، کیونکہ حکومت نے اپریل 2019ء کے مہینے میں 1.0 ارب ڈالر کے یورو بانڈز کی رقوم واپس کیں۔ مزید برآں، پاکستان بناؤ سرٹیفکیٹ سمندر پار پاکستانیوں کو سرمایہ کاری کی طرف راغب کرنے میں غیر مؤثر رہے۔ 31 جنوری 2019ء کو اپنے آغاز کے بعد اختتام جون مالی سال 19ء تک ان میں محض 26.0 ملین ڈالر کی سرمایہ کاری کی گئی۔ پست طلب کا موجب بننے والے عوامل میں اسکیم کے آغاز کی حکمت عملی اور تشہیر کا ہمہ گیر نہ ہونا شامل ہیں، جیسے سرمایہ کاروں کو ترغیب دلانے کے لیے روڈ شوز کا عدم انعقاد۔ مزید برآں، وہ سرمایہ کار جو چھ ماہ کی عرصیت کے علاوہ سرٹیفکیٹ قبل از عرصیت زرمبادلہ میں بھنوانے کے خواہاں تھے، انہیں سرمایہ کاری کی اصل رقم پر کٹوتی کا سامنا کرنا پڑا۔ جن دنوں پاکستان بناؤ سرٹیفکیٹ کا آغاز ہوا، اس وقت امریکہ میں بھی شرح ہائے سود بڑھنے کا رجحان تھا، جس نے درحقیقت ترقی پذیر ممالک سے جزدانی رقوم کے انخلا کو جلا بخشی۔

دریں اثنا، گذشتہ برس کے مقابلے میں مالی سال19ء کے دوران بیرونی نجی سرمایہ کاری سے رقوم کا انخلا تقریباً دگنا ہوکر 415 ملین ڈالر ہوگیا۔ مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی میں جزدانی سرمایہ کاروں کی طرف بھرپور فروخت دیکھی گئی؛ تاہم، دوسری ششماہی میں غیر ملکی فروخت کے رجحان میں تھوڑی سی بہتری آئی۔ درحقیقت، مالی سال 19ء کی دوسری ششماہی میں غیر ملکی جزدانی سرمایہ کار 48.0 ملین ڈالر کے خالص خریدار تھے (**شکل 6.12**)۔

جدول 6.4: پاکستان میں شعبے کے لحاظ سے خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری

ملین ڈالر

	مالی سال17ء	مالی سال18ء	مالی سال19ء
بجلی	700	1203	-254
تعمیرات	466	709	335
مالی کاروبار	296	400	286
آئل اور گیس کی تلاش	146	372	323
ادویات	-10	16	63
ٹیلی کمیونیکیشن	-91	100	-78
برقی مشینری	7	22	166
ٹیکسٹائل	15	50	77
دیگر	1,218	599	749
مجموعہ	**2,747**	**3,471**	**1,667**

اعداد و شمار کا ماخذ: اسٹیٹ بینک

مالی سال 19ء کی دوسری ششماہی میں ان جزدانی رقوم کی آمد کی متعدد وجوہ ہوسکتی ہیں۔ اوّل، پالیسی محاذ پر غیر ملکی سرمایہ کار شرح سود اور شرح مبادلہ میں متوقع تبدیلیوں کے بارے میں محتاط تھے۔ پالیسی ریٹ میں بڑی حد تک اضافے اور ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں تخفیف کے بعد معاشی معروضات پر سرمایہ کاروں کا اعتماد پختہ ہونے کا امکان ہے۔ دوم، مالی سال 19ء کے دوران پاکستان اسٹاک ایکس چینج میں 9000 پوائنٹس کی کمی واقع ہوئی، جس نے پاکستانی ایکویٹیز کو سرمایہ کاروں کے لیے پُرکشش بنادیا، جو نرخ تا آمدنی تناسب سے بھی ظاہر ہوتا ہے (**شکل 6.13**)۔[18] ٹیکس پالیسی میں غیر یقینی صورتِ حال کے سبب ملکی سرمایہ کار ملکی منڈی سے فنڈز نکال رہے ہیں، جس کی وجہ سے ایکویٹیز کے نرخ تا آمدنی تناسب میں مسلسل کمی واقع ہورہی ہے۔ آخراً، ایم ایس سی آئی گلوبل اسینڈرڈ انڈیکس کی طرف سے یو بی ایل اور لکی سیمنٹ کو اپنے اشاریوں سے باہر کرنے کے بعد منڈی کو یہ توقع ہے کہ پاکستان شاید ابھرتی ہوئی منڈی کے درجے سے تنزلی کے بعد دوبارہ فرنٹیئر مارکیٹ میں شامل ہوجائے گا۔ تاہم ایم ایس سی آئی نے اپنی مئی 2019ء کی جائزہ رپورٹ میں پاکستان کو ایم ایس سی آئی کی ابھرتی ہوئی منڈیوں کے اشاریے میں برقرار رکھا، جس کی بڑی وجہ اشاریے کے تسلسل کے قواعد اور حد بندی ہے۔ اس پیش رفت کے ہمراہ نرخ تا آمدنی تناسب اور روپے کی قدر میں ردوبدل کے باعث پاکستانی ایکویٹی منڈی پر غیر ملکی سرمایہ کاروں کا اعتماد مزید بڑھنے کا امکان ہے۔

واجبات کی خالص سکت

ملک میں زرمبادلہ کے خالص واجبات کی آمد 36.1 فیصد کے خاصے بڑے اضافے کے ساتھ 11.7 ارب ڈالر کی سطح پر پہنچ گئی جو گذشتہ برس 8.9 ارب ڈالر تھے۔ واجبات کے مجتمع ہونے کی بنیادی وجہ دوطرفہ ذرائع علی الخصوص سعودی عرب، (3 ارب ڈالر)، متحدہ عرب امارات (2 ارب ڈالر) اور قطر (500 ملین ڈالر) سے قرض گیری تھی (**شکل 6.14**)۔ ان قرضوں کا مقصد بڑی بیرونی ادائیگیوں سے جنم لینے والے دباؤ کو قابو کرنا تھا۔

بیرونی قرضوں میں خالص حکومتی قرضے 3.9 ارب ڈالر ہیں، جو گذشتہ برس سے 20.1 فیصد کم ہے۔ قلیل مدتی تناظر میں قرضوں کی واپسی ان کی تقسیم سے زیادہ رہی، حکومت کو 1.1 ارب ڈالر ملے اور اس نے قسط وار 1.5 ارب ڈالر ادا کیے۔ تاہم طویل مدتی تناظر میں حاصل کردہ رقوم واپس کردہ سے بڑھ گئیں، حکومت نے 6.5 ارب ڈالر تقسیم کیے اور اس نے 4.4 ارب ڈالر واپس کیے۔ ذرائع کے اعتبار سے چین سے مجموعی قرضے، دوطرفہ اور کمرشل دونوں، باضابطہ تقسیم (یا اجرا) میں بدستور سب پر غالب رہے (**جدول 6.5**)۔ 10.5 ارب روپے کے کُل خام قرضے میں سے چین کا حصہ 45.0 فیصد رہا، جو گذشتہ برس سے زیادہ تھا۔

[18] ایکویٹی اور آمدنی کے بلند تناسب سے مراد یہ ہے کہ کسی اسٹاک کی قیمت آمدنی سے زیادہ یا اس کی قدر پیمائی زائد ہے۔ اس کے برعکس نرخ اور آمدنی کی پست سطح سے ممکنہ طور پر یہ نشاندہی ہوتی ہے کہ اسٹاک کی قیمت آمدنی سے کم ہے۔

6.5 شرح مبادلہ اور زرمبادلہ کے ذخائر

جیسا کہ کے پہلے تذکرہ کیا گیا ہے، مالی سال 18ء کے دوران روپے کی قدر میں شروع ہونے والا ردوبدل جاری رہا، مالی سال 19ء کے دوران ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر 24.1 فیصد گھٹی۔ حقیقی لحاظ سے مالی سال 19ء میں روپے کی قدر 15.4 فیصد کم ہوئی جبکہ گذشتہ برس 11.2 فیصد کی تخفیف دیکھی گئی تھی (**شکل 6.15**)۔ اس کی بنیادی وجہ نامیہ مؤثر شرح مبادلہ میں 19.8 فیصد کی کمی ہے۔ دریں اثنا، نسبتی اشاریہ قیمت (آر پی آئی) میں 5.6 فیصد کا اضافہ ہوا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان میں مہنگائی اس کے تجارتی شراکت داروں سے بلند رہی۔[19]

شکل 6.12: پاکستانی ایکویٹیز میں بیرونی جزدانی سرمایہ کاری

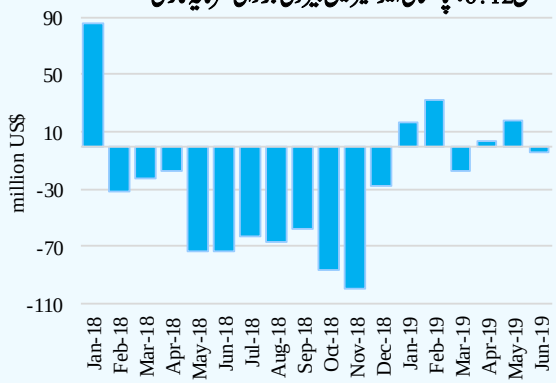

Data source: NCCPL

اگرچہ مالی سال 19ء کے دوران کرنسی میں حقیقی تخفیف نے جاری کھاتے کو تھوڑا سہارا دیا لیکن مطلق لحاظ سے خسارے کا حجم بلند رہا۔ بلند قسط وار ادائیگیوں اور سرمایہ کاری کی ناکافی رقوم کے باعث جاری کھاتے کے خسارے کا بوجھ ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر کو برداشت کرنا پڑا۔ اختتام جون 2019ء تک زرمبادلہ کے مجموعی سیال ذخائر 1.9 ارب ڈالر گھٹ کر 14.4 ارب ڈالر رہ گئے۔ خصوصاً، طویل مدتی کثیر القومی قرضوں کی واپسی، یوروبانڈ کی عرصیت کی تکمیل (اپریل 2019ء میں) اور کمرشل قرضوں کی واپسی (مئی 2019ء میں) ملکی زرمبادلہ کے ذخائر میں کمی کا سبب بنے۔ ان رقوم کی ادائیگی غیر ملکی کمرشل بینکوں اور دوطرفہ ذرائع جیسے سعودی عرب، متحدہ عرب امارات اور قطر کے اضافی قرضوں سے کیا گیا۔

شکل 6.13: پاکستانی حصص کی مکسوبات کا تناسب / قیمت اور پاکستان اسٹاک ایکسچینج کی کارکردگی

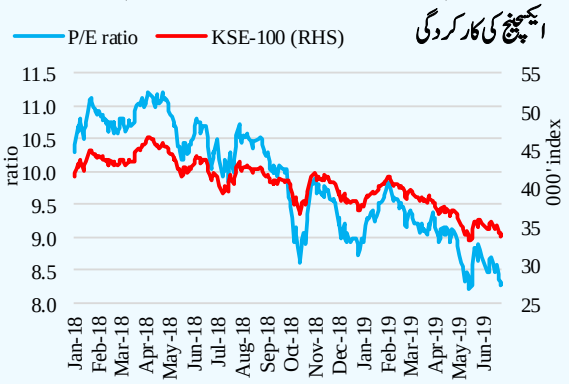

Data sources: State Bank of P akistan and Bloomberg

6.6 تجارتی کھاتہ (کسٹمز ریکارڈز)[20]

مالی سال 19ء میں تجارتی خسارہ 15.4 فیصد گھٹ کر 31.8 ارب ڈالر رہ گیا، جبکہ مالی سال 18ء میں یہ خسارہ 15.7 فیصد بڑھ گیا تھا۔ تمام بہتری غیر توانائی مصنوعات کی درآمدات سے آئی، جو اتنی گھٹ گئی کہ برآمدات میں سال بسال آنے والی کمی اور سال کے دوران توانائی کی درآمدات میں تھوڑے سے اضافے کا ازالہ کرنے کے لیے کافی تھی۔ خسارے میں زیادہ تر کمی بھی دوسری ششماہی میں ہوئی (**شکل 6.16**)، کیونکہ (i) غیر توانائی درآمدات میں کمی شدت اختیار کر گئی اور (ii) درآمدی حجم اور تیل کی عالمی قیمتوں میں کمی کے ساتھ توانائی کی درآمدات میں نمو کم ہوئی۔

غیر توانائی درآمدات میں زیادہ تر کمی دو مصنوعہ زمروں یعنی مشینری اور ٹرانسپورٹ میں ہوئی۔ مشینری کی درآمدات میں ہونے والی کمی بجلی کی پیداوار اور بجلی کی مصنوعات میں مرتکز رہی، جن کی درآمدات سی پیک کے پہلے مرحلے کے دوران بجلی سے متعلقہ منصوبوں کے باعث بڑھی تھی۔ مالی سال 19ء میں یہ درآمدات معمول پر آنا شروع

[19] اسٹیٹ بینک کی طرف سے نظر ثانی شدہ حقیقی مؤثر شرح مبادلہ کے اعداد و شمار کی بنیاد پر تجارتی وزن اور ممالک کی فہرست کو استعمال اور تازہ کاری کی گئی۔ آئی ایم ایف نے 15-2013ء کے عالمی معیشت کے تجارتی رجحانات کی بنیاد پر نئے اوزان کی تخمینہ کاری کی۔ اس تازہ کاری کی بنا پر پاکستان میں کئی کرنسیوں کی باسکٹ بڑھ کر 37 تک جا پہنچی، جو قبل ازیں 12-2010ء کے تجارتی اعداد و شمار کی بنیاد پر 25 تھا۔ نئے اوزان پاکستان کے تجارتی تحرکات میں تبدیلی کی عکاسی کرتے ہیں۔ مثلاً، چین اور دیگر ایشیائی معیشتوں کی پاکستان سے تجارت میں خاصا اضافہ ہوا ہے۔

[20] یہ سیکشن پاکستان دفتر شماریات کے مرتب کردہ کسٹمز ڈیٹا پر مبنی ہے۔ اس سیکشن میں موجود معلومات ادائیگیوں کے ریکارڈ سے مطابقت نہیں رکھتی جسے سیکشن 6.1 میں درج کیا گیا۔ براہِ کرم ان دو ڈیٹا سیریز کے درمیان فرق کو سمجھنے کے لیے ضمیمے میں توضیحی نوٹس ملاحظہ فرمائیں۔

ہو گئیں (**شکل 6.17**) اور درآمدات میں ہونے والی مجموعی کمی میں ان کا حصہ خاصا بڑا رہا۔ مزید برآں، ترقیاتی اخراجات میں کمی، قدرے دھیمی نجی رئیل اسٹیٹ سرگرمیوں اور معاشی سُست روی (**باب 3**) کے نتیجے میں کاروباری اداروں کی جانب سے نئی معین سرمایہ کاریوں سے احتراز نے مل کر درآمدی خام مال جیسے لوہے اور فولاد کی طلب کم کرنے میں اپنا کردار ادا کیا۔ گھریلو مصنوعات اور ان سے متعلقہ اجزا کی درآمدات، جنہیں بجلی کی مشینری کے زمرے میں شمار کیا جاتا ہے، میں بھی کمی واقع ہوئی، کیونکہ ملکی اشیاسازوں اور خردہ فروشوں نے روپے کی قدر گھٹنے کے اثرات کو صارفین تک منتقل کیا۔[21] اخراً، ٹرانسپورٹ کے زمرے میں خریداری کم ہونے کی بنیادی وجہ طیاروں اور ریلوے انجنوں (بشمول متعلقہ پُرزے) اور جہاز شکنی کے مقصد سے بحری جہازوں کی خریداری معمول پر آنا ہے۔

شکل 6.14: زرمبادلہ قرضوں کی خالص سکت

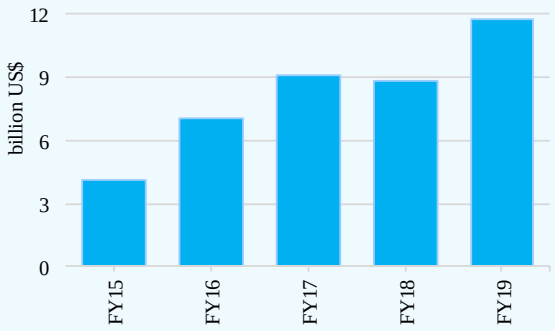

Data source: State Bank of Pakistan

جدول 6.5: باضابطہ سرکاری قرضے بلحاظِ ذریعہ*

ملین ڈالر

	مالی سال18ء	مالی سال19ء	تبدیلی
کُل بیرونی قرضے	**10,918**	**10,485**	**-433**
چین	4,011	4,721	**710**
دوطرفہ	2,311	2,187	**1876**
کمرشل بینک	2,200	2,534	**334**
بانڈز	2,500	-	**-**
دیگر کمرشل بینک	1,516	1,564	**48**
اسلامی ترقیاتی بینک (قلیل مدتی)	987	820	**-167**
ایشائی ترقیاتی بینک	871	497	**-374**
دیگر	533	883	-350

مجموعی اجرا*

اعداد و شمار کا ماخذ: اقتصادی امور ڈویژن

دریں اثنا، مالی سال 19ء میں توانائی کی درآمدات مالیت کے اعتبار سے فی الواقع ہموار رہیں، کیونکہ خام تیل اور پیٹرولیم مصنوعات کے درآمدی حجم میں بھاری کمی نے سال کے دوران تیل کی عالمی قیمتوں میں ہونے والے اضافے کے اثر کو زائل کر دیا تھا۔[22] حجم میں اس کمی کی بڑی وجہ ملک میں توانائی کے حصول کی غرض سے فرنس آئل کا استعمال ترک کرنا اور ریفائینیز کی خام تیل کے لیے پست طلب ہے، کیونکہ انتظامی تعطل کی بنا پر انہوں نے خام تیل کا کم استعمال کیا۔

اگرچہ اس کے برس بر آمدی حجم میں بڑی حد تک اضافہ ہوا، لیکن مالیت کے اعتبار سے برآمدی وصولیوں میں کمی واقع ہوئی۔ اس کمی کی وضاحت بڑی برآمدی مصنوعات جیسے ملبوسات (یعنی بُنے ہوئے اور تیار لباس)، سوتے کپڑا، باسمتی چاول اور چمڑے کے ملبوسات کی یونٹ مالیتوں میں کمی سے ہوتی ہے، حالانکہ بلحاظِ حجم ان کی نمو متاثر کُن رہی۔ خطے میں ہمارے حریفوں کو بھی برآمدی اجناس کی یونٹ مالیتوں میں کمی کا سامنا رہا۔ اسی طرح گندم اور چینی پر زرِاعانت ختم ہونا دوسری سہ ماہی کے بعد سے ان کی برآمدت میں کمی کا موجب بنا۔

برآمدات

گذشتہ برس 13.7 فیصد بڑھنے کے بعد مالی سال 19ء میں پاکستان کی برآمدات 1.1 فیصد کم ہو کر 23 ارب ڈالر رہ گئیں۔ اہم مصنوعات، بالخصوص ٹیکسٹائل زمرے کی، کے برآمدی حجم میں صحت مند اضافے کے باوجود برآمدی مالیت میں کمی آئی (**جدول 6.6**)۔ غیر ٹیکسٹائل گروپ کے اجزا چینی اور گندم پر برآمدی زرِاعانت کی عدم موجودگی سال کے بیشتر وقت ان کے برآمدی حجم پر اثرانداز ہوتی رہی، ان کی برآمدی مالیتوں میں سال بسال کمی سے اس کی بخوبی وضاحت ہوتی ہے۔ سال گزرنے کے

[21] مثلاً گذشتہ برس کے مقابلے میں مالی سال 19ء کے دوران کلر ٹی وی کی اوسط قیمت 3.0 فیصد بلند تھی۔ مالی سال 18ء کے دوران انہی آلات کی اوسط قیمتیں مالی سال 17ء کے مقابلے میں 1.2 فیصد بڑھیں۔ مالی سال 19ء میں ایل سی ڈی ٹی وی درآمدات 44.7 فیصد گھٹ کر 45.1 ملین رہ گئیں۔

[22] مالی سال 18ء کے مقابلے میں مالی سال 19ء کے دوران عرب لائٹ کروڈ آئل کی قیمتیں اوسطاً 12.1 فیصد بلند رہیں۔

ساتھ ساتھ برآمدات میں مزید کمی آگئی، اگرچہ ایسا مالی سال 18ء کی دوسری ششماہی کے دوران خصوصاً بلند اساسی اثر کے باعث ہوا جب زرِ اعانت کے باعث چینی کی برآمدات بلند ترین سطح پر تھی۔[23]

شکل 6.15: شرح مبادلہ میں تخفیف(+) / اضافہ(-)

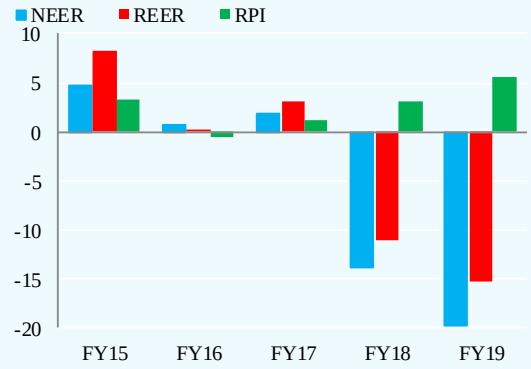

Data source: State Bank of Pakistan

ٹیکسٹائل برآمدات

مالی سال 19ء میں ٹیکسٹائل کی مجموعی برآمدات 1.4 فیصد کی سال بسال کمی کے بعد 13.3 ارب ڈالر رہ گئی، جبکہ مالی سال 18ء میں 8.6 فیصد نمو ہوئی تھی۔ مطلق لحاظ سے اس کمی کا سب سے بڑا ذریعہ سوتی دھاگہ تھا، جس کی برآمدات ایک سال میں 18.0 فیصد گھٹ کر 1.1 ارب ڈالر رہ گئی۔ دیگر پست قدر اضافی اجزا میں سوتی کپڑے کی برآمدات شامل ہے – پاکستان کا سب سے بڑا برآمدی جز– اس میں بھی 4.6 فیصد کی کمی واقع ہوئی؛ تاہم اس صورتِ حال کی تمام تر ذمہ داری پست یونٹ قیمتوں پر عائد ہوتی ہے، کیونکہ کپڑے کا برآمدی حجم گذشتہ برس کے مقابلے میں خاصا بڑھ گیا ہے۔ دریں اثنا، مالی سال 19ء میں کپاس کی برآمدات 65.0 فیصد کم ہو کر 20.4 ملین ڈالر رہ گئی۔ اس کمی کی تمام تر ذمہ داری پست درآمدی حجم پر عائد ہوتی ہے؛ یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ سال کے دوران کپاس کی ملکی پیداوار میں 15 فیصد کی کمی ہوئی، جس کے باعث ملک کو بصورتِ دیگر دستیاب قابلِ برآمد فاضل میں نمایاں کمی آگئی۔

دھاگہ اور کپڑا

مالی سال 19ء میں پاکستانی دھاگے کی برآمدات 18 فیصد کم ہو کر 1.1 ارب ڈالر ہو گئی۔ یہاں یہ یاد رہے کہ ملکی دھاگے کی برآمدات میں جغرافیائی تنوع کا فقدان ہے ۔ گذشتہ دو برس کے دوران پاکستانی دھاگے کی اوسطاً 68 فیصد برآمدات چین بھیجی گئیں، جبکہ 4.2 فیصد ترکی روانہ ہوئیں۔ جولائی تا مئی مالی سال 19ء کے دوران ان ہی دو ممالک کے باعث پاکستانی دھاگے کے برآمدی حجم میں 80 فیصد سے زائد سال بسال کمی ہوئی۔ ترکی میں اضافی ڈیوٹیوں اور ملک میں ٹیکسٹائل صنعت کے ابھرتے ہوئے رجحانات کے سبب اس کی دھاگے کی مجموعی درآمدات کم ہو گئیں، جس میں پاکستان بھی شامل ہے۔ اسی طرح چین کی یورپی یونین کو ملبوسات کی برآمدات میں کمی آئی، جس نے اس کی نیم تیار مصنوعات جیسے دھاگے کی طلب کم کر دی ہے۔[24]

شکل 6.16: تجارت میں سال بسال تبدیلی کی تفصیلات

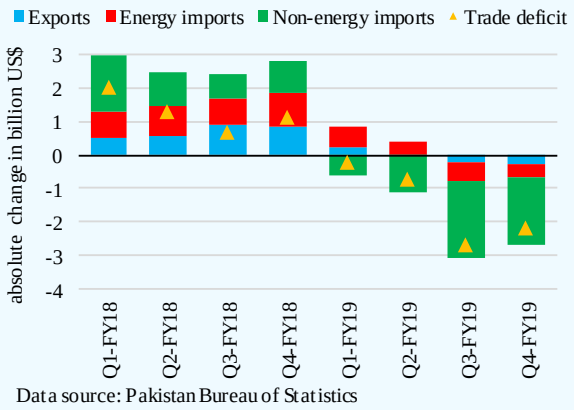

Data source: Pakistan Bureau of Statistics

چین سے پست طلب کے ساتھ ساتھ امسال ملکی عوامل بھی دھاگے کی برآمدات کے لیے موزوں نہیں تھے۔ دھاگے کی ملکی پیداوار میں اضافہ نہیں ہوا، جبکہ اسپننگ اور ویونگ ملز میں دھاگے کی طلب بہت مضبوط رہی، جس کے باعث ملکی دھاگے کی قیمتوں میں بھاری اضافہ ہوا۔[25] لہٰذا، اشیاسازوں نے برآمدی منڈیوں پر بھرپور توجہ دینے کے بجائے ملکی طلب کو پورا کرنے کو ترجیح دی۔

[23] مالی سال 18 کی دوسری ششماہی کے دوران چینی کی برآمدات حجم و مالیت دونوں کے اعتبار سے تاریخ کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی تھی۔

[24] چینی کسٹمز ڈیٹا کے مطابق گذشتہ برس کے مقابلے میں جنوری تا جون 2019ء کے دوران گارمنٹس اور ملبوسات کی منکلہ اشیا (ڈالر تناسب میں) کی برآمدات میں 4.9 فیصد کمی واقع ہوئی۔ چینی کسٹمز اتھارٹیز نے گارمنٹس اور ملبوسات کے برآمدی حجم کے اعداد و شمار جاری نہیں کیے۔

[25] مالی سال 18ء کے مقابلے میں مالی سال 19ء کے دوران ملکی دھاگے کی قیمتوں میں اوسطاً 23.6 فیصد اضافہ ہوا۔

اسی طرح دھاگے کا بلند ملکی استعمال کپڑے کی پیداوار میں اضافے کا سبب بنا،[26] جس کے توسط سے برآمد کنندگان کو گذشتہ برس کے مقابلے میں بڑی مقدار میں کپڑے کی ترسیل کا موقع ملا۔[27] تاہم مالی سال 19ء میں یونٹ قیمتیں کم ہونے کی بنا پر کپڑے کی برآمدی مالیت 4.2 فیصد تخفیف سے 2.1 ارب ڈالر رہ گئی۔ منڈی کے اعتبار سے بنگلہ دیش، امریکہ اور یورپ کے چند ممالک کو کپڑے کی برآمدات میں اضافہ ہوا جس نے جولائی تا مئی مالی سال 19ء کے دوران ارجنٹائن، چین اور ترکی کو کپڑے کی برآمدات میں ہونے والی کمی کا ازالہ کر دیا (**شکل 6.18**)۔

شکل 6.17: مشینری کی درآمدات کی سہ ماہی حرکت پذیر اوسط

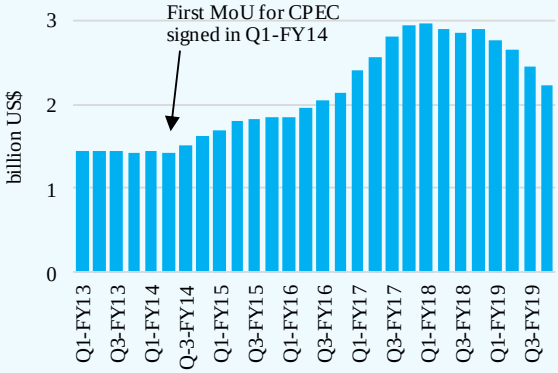

Data source: Pakistan Bureau of Statistics

ملبوسات

مالی سال 19ء میں پاکستانی ملبوسات کی برآمدات (تیار اور بنے ہوئے ملبوسات پر مشتمل) 5.0 فیصد کے سال بسال اضافے سے بڑھ کر 5.6 ارب ڈالر ہو گئیں؛ یہ نمو مالی سال 18ء میں ہونے والی 13.0 فیصد کی نمو سے خاصی کم ہے۔ برآمدی نمو میں سُست روی کے باوجود (بلحاظِ مالیت) کسٹمز حکام کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 19ء کے دوران پاکستانی ملبوسات کی برآمدات میں ریکارڈ (تعداد) اضافہ ہوا۔ ایک موزوں ملکی پالیسی بشمول ملبوسات پر 4 فیصد اور دیگر ٹیکسٹائل مصنوعات (قالین، سلیپنگ بیگز وغیرہ)[28] پر 3 فیصد کی ڈیوٹی ڈرابیک سہولت، مع رعایتی بیرونی مالکاری اسکیم کے تسلسل نے ملبوسات کے برآمدی حجم کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا۔[29] اس سے قطع نظر روپے کی قدر میں خاصی کمی کے بعد ڈالر تناسب میں پاکستانی ملبوسات کی برآمدات کی یونٹ مالیت میں 19.7 فیصد کمی ہوئی؛ جبکہ مالی سال 18ء میں یونٹ مالیتوں میں 8.0 فیصد کی نمو ہوئی تھی۔[30] پست یونٹ مالیتوں کے باعث ملبوسات کی برآمدی مالیتوں کی نمو کی رفتار پچھلے سال کے مقابلے میں خاصی سست رہی (**شکل 6.19**)۔

بڑی منڈیوں میں طلب کے محرکات مائل بہ تغیر رہے۔ یورپی یونین میں جی ایس پی پلس درجہ حاصل ہونے کے باعث پاکستان کو رعایتی رسائی بدستور ملتی رہی، جس نے یورپی یونین میں ملبوسات کی برآمدات کی نمو بلند رکھنے میں بڑا کردار ادا کیا۔ درحقیقت مالی سال 19ء میں بڑے تجارتی حریفوں کے مقابلے میں یورپی یونین کو پاکستانی ملبوسات کا برآمدی حجم تیز ترین رفتار (6.6 فیصد) سے بڑھا (**جدول 6.7**)۔ یہ نمو خاص طور پر متاثر کن تھی کیونکہ سال کے دوران اس بلاک کا اپنے تمام ترسیل کنندگان کے ساتھ درآمدی حجم کم ہوا۔ یہ ممکن ہے کہ کمزور معاشی نمو کے باعث اس بلاک کی بلند یونٹ قیمتوں نے درآمدی ملبوسات کے حوالے سے صارفین کی طلب کو کم کر دیا ہو۔ ایسے ماحول میں صرف ایسے برآمد کنندگان فائدہ اٹھانے میں کامیاب ہوئے جنہوں نے اپنی یونٹ قیمتوں کو قابو میں رکھا۔ پاکستان اس گروپ میں شامل تھا، جی ایس پی پلس درجے یورو کے مقابلے میں روپے کی قدر میں بڑی حد تک تخفیف نے برآمد کنندگان کو اپنی یونٹ قیمتیں پست رکھنے کا موقع فراہم کیا، جس سے اس بلاک کو درآمدی حجم بڑھانے میں مدد ملی۔

---

[26] اسپننگ اور ویونگ کی صنعتیں جو سوتی یارن اور دھاگہ بناتی ہیں، پاکستان دفتر شماریات کی جانب سے مرتب اور فراہم کردہ اعداد و شمار میں کپڑے کے پیداواری اعداد و شمار کی بھرپور سرگرمیوں کی مکمل عکاسی موجود نہیں۔ جس کی وجہ ملک میں کام کرنے والی تمام کمپنیوں کو شمار نہ کرنا ہے، جس کی وجہ سے ٹیکسٹائل اشیا کی پیداوار کے مکمل اعداد و شمار دستیاب نہیں ہوتے (باب 2)۔

[27] مالی سال 19ء کے دوران کپڑے کے برآمدی حجم میں 19.3 فیصد کا صحت مند اضافہ ہوا۔

[28] ٹیکسٹائل اور کامرس کی وزارت کا اعلامیہ نمبر TID/18-TR-II/(42-B) 1 یا ٹیکسوں کی ڈیوٹی ڈرابیک آرڈر 2018-21-50 فیصد ڈرابیک غیر مشروط طور پر فراہم کیے جائیں گے اور 50 فیصد برآمدی مالیت میں 10 فیصد کے سال بسال اضافے پر مہیا کیے جائیں گے۔

[29] مالی سال 19ء کے دوران برآمدی مالکاری اسکیم کے تحت 10.1 ارب روپے کے قرضے فراہم کیے گئے۔ اس کے مقابلے میں مالی سال 18ء میں برآمدی مالکاری اسکیم کے تحت 7.8 ارب روپے کی رقم واپس کی گئی۔

[30] کسی بھی شے کی برآمدی یونٹ مالیت وہ مالیت (ڈالر میں) ہے جو کسی شے کے ایک یونٹ کی فروخت سے حاصل ہوتی ہے۔ اس کا تخمینہ ایک مخصوص مدت میں (ماہ، سال وغیرہ) اُس شے کی برآمدی مالیت کو اسی عرصے میں برآمدی حجم سے تقسیم کرکے لگایا جاتا ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ ابتدائی علامات سے ظاہر ہے کہ 2019ء کے آغاز میں بنگلہ دیش میں ٹیکسٹائل کارکنوں کی اجرت میں اضافے کے اطلاق کے بعد اب پاکستان بنگلہ دیش کا کچھ حصہ حاصل کر رہا ہے۔ یورپی یونین کا بنگلہ دیش سے پورا برآمدی حجم بھی مائل بہ پستی رہا جبکہ مالی سال 19ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران اس میں 0.4 فیصد کمی واقع ہوئی۔ یہ ممکن ہے کہ یورپی ممالک نے کم از کم اجرت کے اطلاق سے قبل ہی بنگلہ دیشی رسد کنندگان سے خریداری مکمل کرلی ہو۔ اجرت میں اضافے کے بعد یورپی یونین کی درآمدات کا رخ ڈیوٹی فری رسائی کے حامل پست لاگتی رسد کنندگان بشمول پاکستان کی طرف ہوگیا۔ درحقیقت مالی سال 19ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران اس بلاک کو پاکستانی ملبوسات کے درآمدی حجم میں 12.2 فیصد کا سال بسال اضافہ ہوا؛ باوجود اس کے کہ اس سہ ماہی میں یورپی یونین کی جانب سے ملبوسات کے مجموعی درآمدی حجم میں 0.8 فیصد کمی واقع ہوئی۔

تاہم امریکی منڈی میں ایک مختلف محرک کارفرما ہے: یہاں گذشتہ برس کے مقابلے میں ملبوسات کا درآمدی حجم زیادہ سرعت کے ساتھ بڑھا، لیکن پاکستان برآمد کنندگان طلب میں اس اضافے سے فائدہ نہ اٹھاسکے۔[31] اسی طرح مالی سال 18ء کے دوران یونٹ مالیتیں بھی بعد از جمود بڑھ گئی تھیں **(جدول 6.8)**۔

دو پیش رفتیں پیش پیش رہیں۔ اوّل، چین سے ملبوسات کی امریکی درآمدات پر اب تک (یکم اکتوبر 2019ء تک) باضابطہ طور پر اضافی ٹیرف عائد نہیں ہوا۔ اس سے قطع نظر جولائی 2018ء میں پہلے مرحلے کے ٹیرف کا نفاذ ہوا، تب سے چینی ملبوسات پر امریکی ٹیرف عائد ہونے کا خطرہ برقرار ہے۔ چونکہ چینی ملبوسات کے اشیاساز ٹیکسٹائل کی عالمی قدری زنجیر سے انتہائی مربوط ہیں، اس لیے امریکی خردہ فروشوں کے لیے یہ امر قابل عمل نہیں کہ وہ فی الفور اپنی خریداری دوسرے رسد کنندگان کو منتقل کردیں۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا تھا کہ امریکی درآمد کنندگان نے چین سے ملبوسات کی خریداری تیز کردی، جس سے امریکہ کے چین سے ملبوسات کے درآمدی حجم میں اضافے (ملبوسات پر ٹیرف کے نفاذ سے قبل) کی وضاحت ہوتی ہے۔ اسی موقع پر چند امریکی درآمد کنندگان نے اپنی خریداری دیگر ممالک، بالخصوص بنگلہ دیش اور بھارت منتقل کردی۔ نتیجتاً امریکہ کا ان ممالک سے ملبوسات کا درآمدی حجم بھی گذشتہ برس کے مقابلے تیزی سے بڑھا۔

جدول 6.6: پاکستان کی اہم برآمدات

ملین ڈالر

	م س18ء	م س19ء	مطلق تبدیلی	تعداد کا اثر	قیمت کا اثر
غذائی گروپ	**4,797.8**	**4,607.4**	**-190.4**	**-**	**-**
باسمتی چاول	581.9	634.5	52.6	102.2	-49.6
غیر باسمتی	1,453.8	1,435.1	-18.7	-30.8	12.1
گندم	236.3	153.3	-83.1	-100.5	17.5
چینی	508.3	222.9	-285.5	-269.0	-16.5
ٹیکسٹائل گروپ	**13,521.1**	**13,328.2**	**-192.9**	**-**	**-**
خام کپاس	58.2	20.4	-37.8	-36.8	-1.1
سوتی دھاگہ	1,371.9	1,125.4	-246.5	-232.2	-14.3
سوتی کپڑا	2,203.6	2,101.8	-101.8	452.7	-527.5
نٹ ویئر	2,711.2	2,899.9	188.7	309.9	-121.2
بستر کی چادریں	2,261.1	2,261.8	0.7	227.0	-226.2
تولیے	797.4	786.1	-11.3	-48.3	37.0
تیار ملبوسات	2,577.2	2,653.7	76.5	1,006.7	-930.2
پیٹرولیم گروپ	**393.6**	**477.2**	**83.5**	**54.8**	**28.8**
خام تیل	190.4	285.4	95.1	73.9	21.2
پیٹرولیم مصنوعات	147.5	127.8	-19.6	-32.8	13.2
دیگر اشیاساز گروپ	**3,399.3**	**3,361.6**	**-37.6**	**-**	**-**
چمڑا	330.2	252.3	-78.0	-61.1	-16.8
چمڑے کی مصنوعات	522.9	485.7	-37.2	-30.1	-7.1
پلاسٹک	238.0	318.6	80.5	51.5	29.0
ادویات	194.9	211.7	16.8	72.2	-55.4
سیمنٹ	222.8	271.7	48.9	90.3	-41.4
مجموعی برآمدات	**23,212.0**	**22,958.3**	**-253.7**	**1,700.8***	**-2,090.1***

* **وہ اجزا جن کے حجم اور قیمتوں کے اعداد و شمار دستیاب ہیں۔**

اعداد و شمار کا ماخذ: پاکستان دفتر شماریات کا ڈیٹا اور اسٹیٹ بینک کے تخمینے

[31] مالی سال 19ء کے دوران امریکہ میں ملبوسات اور منسلکہ اشیا کی خردہ فروخت میں 2.3 فیصد کا اضافہ وہاں ان کی مضبوط طلب کا عکاس ہے؛ اس کے مقابلے می مالی سال 18ء کے دوران خردہ فروخت میں 2.1 فیصد کی نمو درج کی گئی تھی۔ (ماخذ: امریکی ادارہ برائے مردم شماری)۔

پاکستانی تاجر عالمی تجارتی منظر نامے کی اس تبدیلی کا فائدہ نہ اٹھاسکے، جو اس امر سے ظاہر ہوتا ہے کہ امریکہ کو ملبوسات کا درآمدی حجم گذشتہ برس سے کم رہا۔ البتہ یونٹ قیمتوں میں اضافے کے سبب امریکہ کو پاکستانی ملبوسات کے برآمدی محاصل میں 9.5 فیصد کا سال بسال اضافہ ہوا (جیسا کہ **جدول 6.8** میں پہلے ظاہر کیا گیا)۔

شکل 6.18 : مالی سال 19ء کے دوران اہم ملکوں کو کپڑے کے برآمدی حجم میں نمو

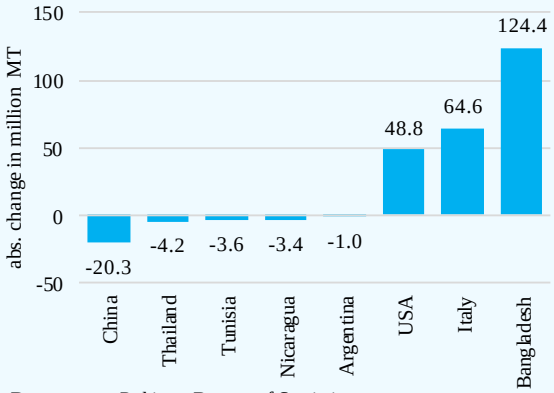

Data source: Pakistan Bureau of Statistics

غذائی برآمدات

مالی سال 19ء کے دوران غذائی برآمدات میں 4.0 فیصد کی سال بسال کمی واقع کے بعد 4.6 ارب ڈالر ہوگئیں، باسمتی چاول اور گوشت کی برآمدات میں تھوڑے سے اضافے نے چینی، گندم، غیر باسمتی چاول کے درآمدی حجم میں کمی کا ازالہ کردیا۔

چاول

مالی سال 19ء میں چاول کی مجموعی برآمدات 1.7 فیصد سے بڑھ کر 2.1 ارب ڈالر ہوگئی، جبکہ مالی سال 18ء کے دوران اس میں 26.7 فیصد کی نمو ہوئی تھی۔ برآمدی نمو میں سُست روی کی بنیادی وجہ غیر باسمتی چاول کے برآمدی حجم میں کمی ہے۔ اس کے برعکس باسمتی چاول کا برآمدی حجم بدستور بڑھتا رہا، جو اس کی یونٹ مالیتوں میں کمی کا ازالہ کرنے کے لیے کافی ثابت ہوا (**شکل 6.20**)۔ تاہم پورے سال کے مجموعی برآمدی اعداد و شمار مالی سال 19ء کی دوسری ششماہی رونما ہونے والی پیش رفتوں کی مکمل تصویر کشی نہیں کرتے۔

شکل 6.19: پاکستانی ملبوسات کی برآمدات کی مطلق تبدیلی میں یونٹ مالیت کا کردار اور حجم کے اثرات

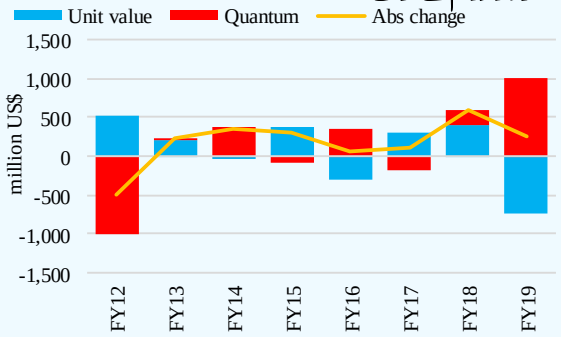

Data sources: Pakistan Bureau of Statistics & SBP calculations

تفصیلی برآمدی اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 19ء کی دوسری ششماہی کے دوران باسمتی اور غیر باسمتی چاول دونوں کے برآمدی اعداد و شمار میں بڑی تبدیلی وقوع پذیر ہوئی۔ پہلی ششماہی تک باسمتی چاول کی برآمدات کا رجحان گذشتہ برس جیسا رہا، جس کے مطابق بڑی یورپی منڈیوں کو چاول کا برآمدی حجم بڑھتا رہا، جس سے مشرق وسطیٰ کی منڈیوں میں برآمدات کم ہونے کا ازالہ ہوا۔ پہلی ششماہی کے دوران غیر باسمتی چاول کا برآمدی حجم کم ہوگیا تھا، جس کے بارے میں صنعتی ذرائع کا کہنا ہے کہ چین اہم افریقی منڈیوں میں اپنے چاول کے ذخائر ارزاں نرخوں پر برآمد کررہا ہے، جس کی بنا پر دیگر حریف اس کا مقابلہ کرنے سے قاصر ہیں۔[32]

تاہم دوسری ششماہی کے دوران ایک ڈرامائی تبدیلی اس وقت وقوع پذیر ہوئی جب چین کی پاکستان سے باسمتی اور غیر باسمتی چاول دونوں کی قیمتِ خرید میں حیرت انگیز اضافہ ہوا (**جدول 6.9**)۔ درحقیقت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پاکستانی برآمد کنندگان نے اپنی کچھ برآمدات کا رخ یورپی منڈیوں کی بجائے چین کی طرف کردیا تھا۔ اس اضافے کی ایک وجہ نومبر 2018ء میں وزیراعظم کے دورۂ چین کے دوران دونوں ممالک کے درمیان ہونے والا معاہدہ بھی ہے، جس میں چین نے پاکستانی چاول درآمد کرنے پر اتفاق کیا تھا۔ چونکہ چین عموماً غیر باسمتی چاول (اپنے ملکی صَرف اور برآمدات کے لیے بھی) خریدتا ہے، اس لیے دوسری ششماہی کے دوران پاکستان کے غیر باسمتی چاول کی برآمدات میں قدرے بڑا اضافہ دیکھا گیا۔ مالی سال 19ء کی دوسری ششماہی کے دوران مشرقِ وسطیٰ کی اہم منڈیوں– سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات– میں چاول کی برآمدات کو مزید تقویت ملی، وہاں بھی پاکستانی برآمد کنندگان نے بلند مقدار میں چاول برآمد کیا۔ تاہم دوسری ششماہی میں ہونے والا اضافہ پہلی

[32] چینی کسٹمز ڈیٹا کے مطابق جنوری تا دسمبر 2018ء کے دوران ملک کے چاول کے برآمدی حجم میں 299.7 فیصد کا سال بسال اضافہ ہوا۔ جنوری تا جون 2019ء کے دوران چاول کی برآمدات میں مزید 92.1 فیصد کا سال بسال اضافہ ہوا۔

ششماہی کے دوران غیر باسمتی چاول کی برآمدات میں کمی کا ازالہ کرنے کے لیے ناکافی رہا؛ نتیجتاً مالی سال 19ء کے دوران غیر باسمتی چاول کے برآمدی حجم میں 2.1 فیصد کی سال بسال کمی ہوگئی۔

چینی

مالی سال 18ء میں تین گنا نمو کے بعد مالی سال 19ء کے دوران چینی کی برآمدات 56.2 فیصد کی سال بسال کمی سے 222.9 ملین ڈالر رہ گئیں۔ یہ کمی بنیادی طور پر وفاقی برآمدی زرِاعانت کے خاتمے کی عکاس ہے، جس کے باعث سال کے دوران برآمدی حجم میں 52.9 فیصد کمی ہوئی۔[33] چینی کی عالمی قیمتوں میں بھی ارزانی کا رجحان تھا، جس کی بنا پر برآمد کنندگان کے لیے اپنی مصنوعہ فروخت کرنا مشکل ہوگیا تھا۔[34] ممالک کے لحاظ سے سب سے زیادہ کمی افغانستان اور بھارت کے لیے برآمدی حجم میں ہوئی، جس میں جغرافیائی اور سیاسی صورتِ حال کا بھی عمل دخل ہے۔ حکومتِ پنجاب نے بھی مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی میں زرِاعانت کا اعلان کیا، تاہم اس سے برآمدات میں کوئی خاطر خواہ اضافہ نہیں ہوا کیونکہ یہ زرِاعانت اُس وفاقی زرِاعانت سے کم تھا جس کی تنسیخ پہلی سہ ماہی میں ہوچکی تھی۔[35]

گندم

مالی سال 19ء میں گندم کی برآمدات 35.2 فیصد گھٹ کر 153.3 ملین ڈالر رہ گئیں۔ اس کمی کی وجہ برآمدی حجم میں 42.5 فیصد تخفیف ہے، تاہم یونٹ مالیتوں میں 12.9 فیصد اضافے سے اسے کچھ سہارا ملا۔ بنگلہ دیش، ملائیشیا، عمان، قطر اور سری لنکا جیسے ممالک کو برآمدات میں کمی کا ازالہ انڈونیشیا، صومالیہ اور متحدہ عرب امارات میں برآمدی اضافے سے ہوا۔ پہلی سہ ماہی میں جب زرِاعانت دستیاب تھی، چینی کی طرح زیادہ تر گندم بھی اسی دوران برآمد کی گئی۔ حکومت کی جانب سے نومبر 2018ء میں 0.5 ملین میٹرک ٹن برآمد کرنے کی اجازت دیے جانے کے بعد مالی سال 19ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران گندم کی برآمدات میں تھوڑا سا اضافہ ہوا۔ یہ کوٹہ پاسکو اور سندھ اور پنجاب کے درمیان تقسیم ہوا، جس میں وفاقی اور صوبائی حکومتوں نے بالترتیب پاسکو اور نجی اداروں کے ذریعے زرِاعانت فراہم کیا۔

سیمنٹ

مالی سال 19ء میں ایک بار پھر سیمنٹ کی برآمدات 21.9 فیصد کے سال بسال کے ساتھ بڑھ کر 271.7 ملین ڈالر ہوگئیں۔ موجودہ استعداد میں اضافے اور ملکی تعمیراتی سرگرمیوں میں سُست روی کے باعث سیمنٹ کی مقامی طلب متاثر ہوئی۔ جس نے اشیاسازوں کو غیر ملکی منڈیوں بالخصوص جنوبی افریقہ، سری لنکا، مڈغاسکر اور موزمبیق کی طرف توجہ دینے پر مجبور کیا۔[36] مزید برآں، پاکستانی برآمد کنندگان نے پورٹ لینڈ (تیار) سیمنٹ کی بجائے کلنکر کو مرکزِ نگاہ بنایا۔ پست مالیت کی قدر اضافی مصنوعہ ہونے کے ناتے کلنکر، جسے مزید عملوں سے گزار کر سیمنٹ بنایا جاتا ہے، کی برآمدات سے خاصی پست یونٹ قیمتیں حاصل ہوئی۔ تاہم اشیاسازوں نے خاصی بڑی مقدار میں کلنکر برآمد کیا، جس کے توسط سے پست یونٹ قیمتوں کے دباؤ کا ازالہ ہوگیا۔

درآمدات

مالی سال 19ء میں پاکستان کی درآمدات 9.9 فیصد گھٹ کر 54.8 ارب ڈالر رہ گئیں، جبکہ مالی سال 18ء کے دوران ان میں 14.9 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ درآمدات میں کمی کی سب سے بڑی وجہ روپے کی قدر میں تخفیف ہے، اور معاشی استحکام کی کوششوں (سرکاری شعبے کے ترقیاتی منصوبوں میں کمی، ریگولیٹری ڈیوٹیوں میں اضافہ اور زری

[33] مالی سال 18ء میں اقتصادی رابطہ کمیٹی نے 2.0 ملین میٹرک ٹن چینی برآمد کرنے کی اجازت دی تھی؛ یہ کوٹہ (اور زرِاعانت) مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی تک استعمال ہوگیا تھا۔

[34] مالی سال 18ء کے مقابلے میں مالی سال 19ء میں چینی کی عالمی قیمتیں اوسطاً 8.8 فیصد کم ہوئیں (ماخذ: عالمی بینک)۔

[35] جنوری 2019ء کے آخر تک حکومتِ پنجاب نے صوبے میں شوگر ملوں کو 5.35 روپے فی کلو کے حساب سے زرِاعانت کی فراہمی اعلان کیا، جس کے حصول کے لیے 3 ارب روپے کے اخراجات اور 0.572 ملین میٹرک ٹن کے حجم کی شرط عائد کی گئی۔

[36] پاکستان سیمنٹ مینوفیکچررز ایسوسی ایشن کی ملکی اضافی پیداواری استعداد مالی سال 18ء کے 7.6 ایم ٹی کے مقابلے میں مالی سال 19ء کے آخر تک 12.6 ایم ٹی تک جا پہنچی۔ مالی سال 18ء میں 13.2 فیصد کے اضافے کے بعد ملک میں سیمنٹ کی ترسیل 1.9 فیصد گھٹ گئی۔ مالی سال 1.9 میں سیمنٹ کی ملکی ترسیل 1.9 فیصد کم ہوئی جو مالی سال 18ء میں 13.2 فیصد بڑھی تھی۔

سختی) سے اسے تقویت ملی۔ مزید برآں، سی پیک کے جلد مکمل ہونے والے منصوبوں کی تکمیل، طیاروں کی درآمدات (**جدول 6.10**) معمول پر آنے، اور اجناس کی عالمی قیمتوں میں کمی (مالی سال 19ء کی دوسری ششماہی) سے بھی خاصی مدد ملی تھی۔

معاشی استحکام کے اقدامات کا براہ راست اثر تعمیراتی اور ٹرانسپورٹ کی صنعت کے لیے خام مال—یعنی لوہے اور فولاد (اسکریپ اور تیار مصنوعات دونوں)،- جہاز شکنی کے لیے پرانے جہازوں اور ربر ٹائر اور ٹیوبوں کی درآمدات پر ہوا۔ مطلق (بلحاظِ حجم) تناسبات میں فرنس آئل کو توانائی سازی کے عمل سے بتدریج نکالنے کا پالیسی فیصلہ بھی اس کا ایک محرک ثابت ہوا، مالی سال 19ء کے دوران درآمدات کی مجموعی کمی میں فرنس آئل کا حصہ سب سے زیادہ رہا۔ دریں اثنا پالیسی اقدامات کے بالواسطہ اثرات شاید سب سے زیادہ ٹرانسپورٹ ایندھن کی مصنوعات جیسے پیٹرول ہائی اسپیڈ ڈیزل پر پڑے۔ ایندھن کی ملکی طلب اس برس خاصی سُست رہی، جس کی وجوہ روپے کی قدر میں تخفیف کے اثرات اور تیل کی بلند عالمی قیمتوں کے اثرات کی خردہ قیمتوں تک منتقلی ہیں، اس بنا پر ان کی درآمدات کی ضرورت کم ہوگئی۔

سی پیک کے جلد مکمل ہونے والے بجلی کے منصوبوں کی تکمیل اور پست بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کے باعث بجلی کی پیداوار اور برقی مشینری کے اجزا کی درآمدات میں کمی متوقع تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ ملکی محاذ پر بھی حکومت کی توجہ سرکاری شعبے کے نئے ترقیاتی منصوبوں کی بجائے اکٹھا ہو جانے والے گردشی قرضوں (جس کی وجہ سے سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں نے بھاری قرض گیری کی، جیسا کہ باب 3 میں تفصیل موجود ہے) کی بے باقی پر مرکوز تھی۔[37]

جدول 6.7: یورپی یونین کی اہم ممالک سے ملبوسات کی درآمدات میں نمو

	حجم		مالیتیں*		یونٹ مالتیں*		کرنسی**	
	م س18ء	م س19ء	م س18ء	م س19ء	م س18ء	م س19ء	م س18ء	م س19ء
بنگلہ دیش	10.5	5.3	1.3	10.9	-8.4	5.3	-5.9	3.4
کمبوڈیا	15.8	1.9	5.9	7.5	-8.5	5.5	-1.4	4.7
چین	-1.6	-7.6	-6.1	2.5	-4.6	10.9	0.0	-0.2
بھارت	-0.4	-3.2	-3.0	0.0	-2.6	3.3	-7.6	-3.5
پاکستان	11.1	6.6	2.8	8.4	-7.4	1.7	-15.6	-14.6
ترکی	3.8	3.5	2.8	2.2	-1.0	-1.3	-25.0	-28.0
ویت نام	13.3	-4.9	1.5	11.2	-10.4	16.9	-3.0	1.2
مجموعی درآمدات	**4.6**	**-0.3**	**-0.5**	**5.7**	**-4.8**	**6.0**	**-**	**-**

*یورو تناسبات میں **یورو کے مقابلے میں ملکی کرنسی میں تبدیلی

اعداد و شمار کا ماخذ: یورواسٹیٹ اینڈ بلوم برگ

اسی طرح حالیہ برسوں کے دوران بجلی کی پیداوار میں ہونے والا بھرپور اضافہ معمول پر آنا شروع ہوگیا، اور جولائی تا مئی مالی سال 19ء کے دوران بجلی کی مجموعی پیداوار میں 1.7 فیصد کا سال بسال اضافہ ہوا (**شکل 6.21**)۔ نتیجتاً گذشتہ دو برسوں کے دوران بجلی کے شعبے میں جو درآمدی ایندھن—بالخصوص ایل این جی اور کوئلہ - کی طلب بڑھی تھی، وہ اس برس معدوم رہی، جس کے سبب دونوں اجناس کی درآمدی مالتیوں میں قدرے پست اضافہ ہوا۔

توانائی درآمدات

مالی سال 18ء میں 32.1 فیصد کے سال بسال اضافے کے بعد مالی سال 19ء کے دوران توانائی کی درآمدات 14.4 ارب ڈالر کی سطح پر ساکت رہیں۔ بلحاظِ مالیت درآمدی نمو میں سُست روی کا سارا دارومدار پیٹرولیم مصنوعات اور خام تیل کے درآمدی حجم میں تخفیف پر تھا، جس نے اجناس کی یونٹ قیمتوں میں اضافے اور اس کے ساتھ ساتھ اس برس ایل این جی کی درآمدات میں دوہندسی اضافے کا اثر تقریباً پوری طرح زائل کر دیا۔[38]

مالی سال 18ء کی طرح پیٹرولیم مصنوعات کا درآمدی حجم مالی سال 19ء میں بھی کم ہوا۔ تاہم اس کی وجوہ بہت مختلف تھیں۔ مالی سال 18ء کے دوران چند ریفائنریز میں استعداد کاری کے سبب پیٹرولیم مصنوعات کی ملکی پیداوار میں بڑی حد تک اضافہ ہوا تھا۔ اس کی وجہ سے پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات میں خاصی کمی واقع ہوئی تھی اور

[37] مالی سال 19ء میں سرکاری شعبے کے مجموعی ترقیاتی اخراجات گذشتہ برس کے مقابلے میں 25.6 فیصد کم رہے۔

[38] مالی سال 18ء کے مقابلے میں مالی سال 19ء کے دوران عرب لائٹ کروڈ میں اوسطاً 12.1 فیصد تھا۔

اس کے ساتھ ساتھ خام تیل کی درآمدی طلب بڑھ گئی تھی (**جدول 6.11**)۔[39] تاہم مالی سال 19ء کے دوران بجلی کے شعبے کی طرف سے فرنس آئل کی طلب میں حیرت انگیز کمی کے پیشِ نظر ملکی ریفائنریوں اپنے پیداواری اجزا میں کوئی بڑی تبدیلی کرنے سے قاصر تھیں۔[40] آئی پی پیز کو فرنس آئل کی عدم فراہمی مد نظر رکھتے ہوئے ریفائنریوں نے اپنی پیداوار میں کمی کر دی، جس کے سبب ان کی درآمدی خام تیل کی طلب کم ہو گئی۔ نتیجتاً، خام تیل کی درآمدات میں 13.2 فیصد کی سال بسال کمی واقع ہوئی۔ تاہم اس کا اثر اس جنس کی یونٹ قیمتوں میں 24.5 فیصد کے سال بسال اضافے کے سبب زائل ہو گیا، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ سال کے دوران درآمدی مالیت 8.1 فیصد کے سال بسال اضافے سے بڑھ کر 4.6 ارب ڈالر ہو گئی۔

جدول 6.8: امریکی ملبوسات کی درآمدات میں اہم ممالک سے ہونے والا اضافہ

فیصد	م س18ء			مالی سا19ء		
	یونٹ تعداد	یونٹ تعداد	یونٹ مالیت	یونٹ تعداد		یونٹ مالیت
پاکستان	6.2	5.32	-0.83	4.8	9.5	4.5
ویت نام	3.6	6.92	3.24	6.6	8.7	2.0
بنگلہ دیش	1.7	0.41	-1.29	7.0	11.9	4.5
چین	-0.4	-2.66	-2.26	4.7	2.7	-1.9
کمبوڈیا	10.2	9.89	-0.24	2.5	9.5	6.8
بھارت	2.3	3.2	0.93	5.8	7.6	1.7
بین الاقوامی	**0.2**	**1.0**	**0.79**	**4.6**	**5.4**	**0.8**

اعداد و شمار کا ماخذ: امریکی دفتر ٹیکسٹائل اور ملبوسات (او ٹیکسا)

پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدی مالیت 15.9 فیصد کی سال بسال کمی سے 6.3 ارب ڈالر ہو گئی، اور کم درآمدی حجم کے اثر کو بلند یونٹ قیمتوں نے مکمل طور پر زائل کر دیا۔ فرنس آئل اور ہائی اسپیڈ ڈیزل کے درآمدی حجم میں کمی سب سے زیادہ واضح تھی۔ مالی سال 18ء میں جب سے ایل این جی سے چلنے والے بجلی گھروں کی پیداوار سسٹم میں شامل ہونا شروع ہوئی تھی، تب سے فرنس آئل کی طلب رو بہ تنزل ہے۔ مالی سال 19ء میں کمی کا یہ رجحان نہ صرف جاری رہا بلکہ اس میں شدت آ گئی، کیونکہ جنوری تا اپریل 2019ء کے دوران فرنس آئل کی درآمدات پر مکمل پابندی عائد رہی۔ نتیجتاً، سال کے 12 میں سے چھ ماہ ملک میں فرنس آئل درآمد نہیں کیا گیا۔[41] اس کے نتیجے میں مالی سال 19ء کے دوران فرنس آئل کے درآمدی حجم میں 82.4 فیصد کی سال بسال کمی ہوئی (**جدول 6.11**)، اور درآمدی مالیت 78.1 فیصد گھٹ گئی۔

شکل 6.20: چاول کی برآمدی مالیتوں میں سال بسال مطلق تبدیلی

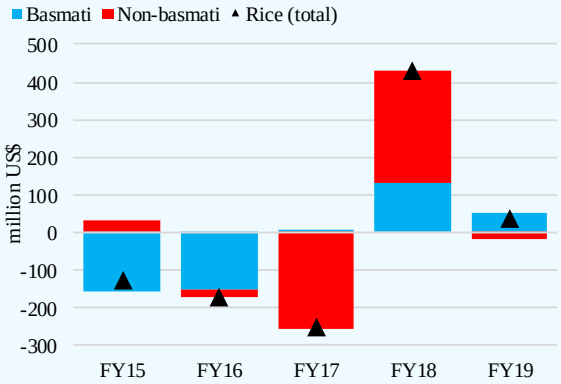

Data source: Pakistan Bureau of Statistics

دریں اثنا، ملکی طلب میں کمی کے سبب ہائی اسپیڈ ڈیزل کی درآمدات میں بھی بڑی حد تک کمی واقع ہوئی۔ اس کی وجہ تین بنیادی عوامل ہیں۔ اوّل، مشینری کی پست درآمدات کے باعث درآمدی مشینری کی اندرونِ ملک میں منصوبوں کے مقام تک نقل و حمل کے لیے بڑی کمرشل گاڑیوں کی کم ضرورت پڑی۔ دوم، دھیمی تعمیراتی سرگرمیاں بھی اس امر کی غماز ہیں کہ تعمیراتی مواد جیسے سیمنٹ، لوہا اور فولادی مصنوعات کی اشیاسازوں سے تعمیراتی مقام تک ترسیل کے لیے بڑی کمرشل گاڑیوں کی کم ضرورت پڑی۔ اور سوم، صنعتی ذرائع کے مطابق، بجلی کی رسدی صورتِ حال کے باعث، بالخصوص شہری علاقوں میں، گھروں میں ڈیزل سے چلنے والے جنریٹروں کے لیے ہائی اسپیڈ ڈیزل کی طلب میں کمی واقع ہوئی۔ مالی سال 19ء میں ہائی اسپیڈ ڈیزل کے پست درآمدی حجم کے باعث اس کی درآمدی مالیت میں بھی 19.0 فیصد کی سال بسال کمی ہوئی۔

[39] مالی سال 18ء کے دوران خام تیل کے درآمدی حجم میں 29.2 فیصد کا سال بسال اضافہ ہوا، جبکہ پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات میں 11.2 فیصد کی کمی واقع ہوئی۔ اسی سال پیٹرولیم مصنوعات کی ملکی پیداوار میں 13.2 فیصد کا سال بسال اضافہ ہوا تھا۔

[40] اس سے قطع نظر چند ریفائنریوں نے اپنے تخصیبات کو بہتر بنانے کی غرض سے سرمایہ کاری کی، جس سے انہیں پیٹرول کی پیداوار میں اضافے کا موقع ملا۔ تفصیلات کے لیے، براہ کرم معیشت کی کیفیت پر اسٹیٹ بینک کی پہلی سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 19ء ملاحظہ کیجیے۔

[41] تیل کمپنیوں کی مشاورتی کونسل (او سی اے سی) کے ڈیٹا کے مطابق۔ اس سے قطع نظر، حکومت نے اپریل 2019ء میں فرنس آئل کی درآمدات پر پابندی ہٹا دی تاکہ گرمیوں کے مہینوں (بشمول رمضان) کے دوران بجلی گھروں کے پاس کافی فرنس آئل دستیاب رہے اور وہ ہمواری سے کام کر سکیں۔ چنانچہ مئی اور جون 2019ء میں کچھ فرنس آئل درآمد کیا گیا۔

فرنس آئل اور ہائی اسپیڈ ڈیزل کے برعکس مالی سال 19ء میں پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدی مالیتوں 16.0 فیصد کا سال بسال فیصد اضافہ ہوا۔ بلند یونٹ قیمتوں کے ساتھ ساتھ درآمدی حجم بھی 6.8 فیصد بلند تھا۔ اس برس ایندھن کی طلب بڑھتی رہی، حالانکہ گذشتہ برس اس کی رفتار کم تھی۔ گذشتہ پانچ برسوں میں کاروں کی فروخت (ملک میں تیار ہونے والی اور درآمدی دونوں) بہت زیادہ بڑھ جانے سے (سفری خدمات فراہم کرنے والے ایپس کی بڑھتی ہوئی مقبولیت اور بینکوں کی آٹو مالکاری کی پرکشش مصنوعات کی پیشکش کے بعد) ملک میں پیٹرول کی طلب برقرار رہی۔[42] مزید برآں، پیٹرول اور سی این جی قیمتوں میں فرق گھٹنے کے سبب صارفین دونوں ایندھنوں کے حوالے سے بڑی حد بے اعتنا رہے۔ چونکہ ریفائنریز کی پیداوار گھٹ گئی تھی، اس لیے مالی سال 19ء کے دوران پیٹرول کی ملکی پیداوار میں اتنی نہ بڑھ سکی کہ ایندھن کی طلب میں اضافے کا احاطہ کیا جاسکے۔ طلب کے فرق کو درآمدات سے پورا کرنا پڑا۔

جدول 6.9: اہم ممالک کو پاکستان کے چاول کے برآمدی حجم میں تبدیلی

میٹرک ٹن

	باسمتی چاول		غیر باسمتی چاول	
	شش1م س19ء	شش2م س19ء	شش1م س19ء	شش2م س19ء
چین	14,978	29,618	14,978	246,991
ہالینڈ	6,560	-8,205	11,539	19,061
برطانیہ	15,942	-26,749	9,376	28,717
سعودی عرب	-3,691	11,006	6,132	5,878
بیلجیئم	-4,515	-23,941	3,514	32,106
متحدہ عرب امارات	-2,708	50,435	-3,583	27,143
انڈونیشیا	535	-454	-24,429	-180,249
مڈغاسکر	-16	-20	-187,979	16,050
مجموعہ	**49,815**	**48,722**	**-251,298**	**176,377**

اعداد و شمار کا ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

دوسری جانب سال کے دوران ایل این جی درآمدات میں پیہم اضافہ ہوتا رہا، اور اس کی درآمدی مالیت 36.0 فیصد کے اضافے سے 3.3 ارب ڈالر کی سطح پر پہنچ گئی۔ اس کے درآمدی حجم میں 17.7 فیصد کا سال بسال اضافہ ہوا، اس کے ساتھ ساتھ بلند یونٹ قیمتوں نے درآمدی مالیت میں بھی بھاری اضافہ کیا۔[43] درحقیقت ایل این جی ایسی مصنوعہ بن کر ابھری ہے، جس کی مطلق تناسبات میں درآمدی مالیت سال کے دوران سب سے زیادہ بڑھ گئی تھی (جیسا کہ **جدول 6.10** میں پہلے ظاہر کیا گیا ہے)۔ تین برس کے عرصے میں (2016ء تا 2018ء) پاکستان ایل این جی کا دنیا کا ساتواں بڑا درآمد کنندہ بن کر سامنے آیا ہے۔ اس ایندھن کی درآمدات بڑھتے رہنے کی توقع ہے کیونکہ حکومت ملک میں تیسرے ایل این جی ٹرمنل کی تنصیب پر بھرپور انداز سے کام کر رہی ہے۔[44]

شکل 6.21: بلحاظِ ذریعہ بجلی کی پیداوار کے رجحانات

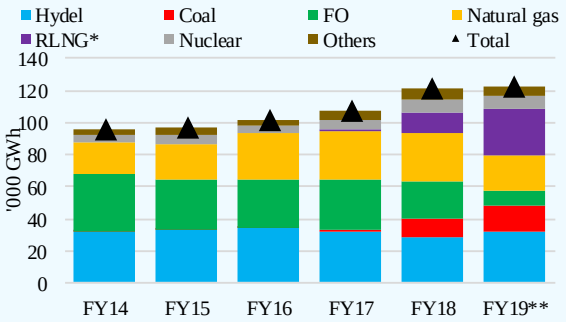

*NEPRA started releasing separate generation data for RLNG after February 2018 **: includes provisional data for June 2019
Data source: NEPRA

ایل این جی کی بنیادی طلب بجلی سازی کے شعبے سے جنم لیتی ہے، جہاں توانائی کی اجزائے ترکیبی میں (کوئلے کے ساتھ) اس نے فرنس آئل کی جگہ لے لی ہے۔ اس سے قطع نظر اس ایندھن کی درآمدات بنیادی طور پر شعبہ توانائی کے اہم متعلقہ فریقوں یعنی پاور ڈویژن، خود مختار بجلی ساز ادارے (آئی پی پیز)، آئل ریفائنریز اور پی ایس او کے درمیان مؤثر رابطہ کاری سے بھی منسلک ہے۔ بجلی کے شعبے کے لیے توانائی کی ضروریات کے حوالے سے غلط تخمینہ کاری کے ساتھ ساتھ ایل این جی سے

[42] درآمد شدہ کاریں، خصوصاً 660 سی سی والی کاریں صرف پیٹرول پر چلتی ہیں چنانچہ ان کی کارکردگی بہت بہتر رہتی ہے۔

[43] ایل این جی کی قیمتیں گذشتہ مالی سال کی نسبت مالی سال 19ء میں اوسطاً 19.0 فیصد بلند رہیں۔

[44] اقتصادی رابطہ کمیٹی کے 4 جولائی 2019ء کے اجلاس کے دوران حکومت نے پورٹ قاسم اتھارٹی کی بعض انتظامی درخواستوں کی منظوری دی تاکہ ملک کے تیسرے ایل این جی ٹرمینل کے قیام کو تیز کیا جائے۔ (ماخذ: http://pid.gov.pk/site/press_detail/11228)

جدول 6.10 پاکستان کی بڑی برآمدات
ملین امریکی ڈالر

اجزا	مالی سال 18ء				مالی سال 19ء			
	مالیت	(سال بسال) مطلق تبدیلی	حجم کا اثر	قیمت کا اثر	مالیت	(سال بسال) مطلق تبدیلی	حجم کا اثر	قیمت کا اثر
توانائی گروپ	**14,430.2**	**3,506.9**	-	-	**14,441.4**	**11.2**	-	-
پیٹرولیم مصنوعات	7,476.1	638.2	-764.0	1,402.2	6,283.9	-1,192.2	-2,194.3	1,002.0
خام	4,229.4	1,682.3	744.4	937.9	4,570.6	341.2	-559.0	900.2
ایل این جی*	2,454.0	1,141.2	631.5	224.4	3,336.5	882.6	433.6	449.0
مشینری گروپ	**11,562.0**	**-192.6**	-	-	**8,921.7**	**-2,640.3**	-	-
بجلی کی پیداوار	2,663.0	-370.7	-	-	1,262.6	-1,400.4	-	-
برقی	2,184.3	-137.3	-	-	1,777.6	-406.7	-	-
ٹیلی کام	1,532.3	180.5	-	-	1,379.6	-152.8	-	-
دیگر مشینری	3,669.6	314.7	-	-	3,185.0	-484.6	-	-
زراعت اور کیمیکلز	**8,918.2**	**1,334.8**	-	-	**8,754.6**	**-163.6**	-	-
کھاد	832.8	192.1			798.7	-34.1	-83.2	49.2
پلاسٹک کا سامان	2,347.2	427.9			2,221.0	-126.2	36.8	-163.0
دیگر کیمیکلز	4,492.3	603.5			4,452.0	-40.4	-	-
ٹرانسپورٹ گروپ	**4,388.3**	**1,061.1**	-	-	**3,085.9**	**-1,302.4**	-	-
کاریں	1,264.3	173.1	-	-	1,040.3	-224.0	-	-
ٹرک اور بسیں	639.8	71.2	-	-	496.8	-143.0	-	-
طیارے اور بحری جہاز	1,141.5	616.8	-	-	694.0	-447.5	-	-
ٹرانسپورٹ کے دیگر آلات	349.5	62.1	-	-	85.6	-264.0	-	-
دھاتیں	**5,356.6**	**944.9**	-	-	**4,974.2**	**-382.7**	-	-
لوہا اور فولاد (کُل)	4,023.5	782.0	518.4	263.6	3,690.3	-333.2	-484.2	150.9
غذائی گروپ	**6,184.2**	**40.8**	-	-	**5,668.0**	**-516.2**	-	-
چائے	551.9	28.1	-34.9	63.0	571.7	19.8	124.1	-104.3
پام آئل	2,039.7	134.6	172.8	-38.3	1,844.6	-195.1	218.2	-413.4
دالیں	534.9	-417.5	-339.9	-77.7	506.0	-28.9	128.1	-157.0
ٹیکسٹائل	**3,664.1**	**306.4**	-	-	**3,221.5**	**-442.6**	-	-
خام کپاس	1,077.9	268.0	147.7	120.2	767.5	-310.4	-331.3	20.9
دیگر تمام اجزا	**4,997.5**	**812.1**	-	-	**4,671.7**	**-325.9**	-	-
کُل درآمدات	**60,794.7**	**7,884.8**	-	-	**54,763.0**	**-6,031.7**	-	-
درآمدی اجزا مع تعداد اور قیمتوں کے دستیاب اعداد و شمار	27,586.8	3,988.4	1,438.8	2,549.6	25,435.7	-2,151.0	-3,334.0	1,182.9

اعداد و شمار کا ماخذ: پاکستان دفتر شماریات کا ڈیٹا اور اسٹیٹ بینک کے تخمینے

چلنے والے بجلی گھروں میں پیداواری بندشیں پوری رسدی زنجیر کے لیے مسائل کا باعث بن سکتی ہیں۔ مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران یہی صورتِ حال نظر آئی، جب پہلی مرتبہ ایل این جی کا درآمدی حجم سال بسال بنیاد پر کم ہوا، جس کی وجوہ انتظامی تعطل اور دو ایل این جی پلانٹس پر ایندھن کی فراہمی میں تعطل تھیں۔ تاہم ان مسائل کے حل ہونے کے بعد اور کھاد ساز اداروں اور ایل این جی سے چلنے والے بجلی گھروں کی ایندھن کی طلب میں اضافے کی توقع کے پیشِ نظر مالی سال 19ء کی

چوتھی سہ ماہی کے دوران ایل این جی کے درآمدی حجم میں خاصا اضافہ ہو گیا (**شکل 6.22**)۔

آخراً، مالی سال 19ء میں کوئلے کی درآمدات 13.9 فیصد بڑھ کر 1.5 ارب ڈالر ہو گئیں۔ یہ اضافہ درآمدی حجم 14.6 فیصد بڑھنے سے ہوا کیونکہ اس جنس کی یونٹ قیمتیں (ڈالر تناسب میں) گذشتہ برس سے کم تھیں۔ مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران کوئلے کی عالمی قیمتیں بلند ترین سطح پر پہنچ گئیں اور اس وقت سے اس میں کمی واقع ہو رہی ہے؛ پورے مالی سال 19ء کے دوران اس کی عالمی قیمتیں اوسطاً مالی سال 18 کی سطح پر رہیں۔ حالیہ عرصے میں کوئلے کی عالمی طلب گھٹ گئی ہے، کیونکہ چین اور جاپان جیسے ممالک صاف توانائی مثلاً ایل این جی پر منتقل ہو رہے ہیں۔ دریں اثنا پست عالمی قیمتوں کے توسط سے حکومتِ پاکستان کی بجلی کوئلے پر منتقل کرنے کی کوششوں کو جلا ملی، اور جولائی تا مئی مالی سال 19ء کے دوران ملک میں بجلی کی مجموعی پیداوار میں اس کا حصہ بڑھ کر 13.3 فیصد ہو گیا، جو گذشتہ برس 9.8 فیصد تھا۔ دوسری جانب مالی سال 19ء میں ملکی طلب میں سُست روی کی بنا پر سیمنٹ کی پیداوار میں 3.0 فیصد کمی ہوئی، جس کے پیشِ نظر سیمنٹ کی صنعت کی کوئلے طلب دھیمی ہو گئی۔

جدول 6.11: توانائی کے درآمدی حجم کی نمو

فیصدی تبدیلی سال بسال

	م س18ء	م س19ء
خام تیل	29.2	-13.2
فرنس آئل*	-33.1	-82.4
پیٹرول*	4.9	6.8
ہائی اسپیڈ ڈیزل*	-1.1	-31.0
ایل این جی	60.9	17.7
کوئلہ	94.9	14.6

اعداد و شمار کا ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

شکل 6.22 : پاکستان کی درآمدی ایل این جی کا حجم

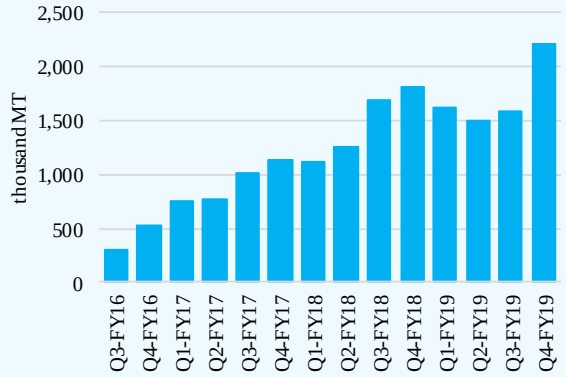

Data source: Pakistan Bureau of Statistics

غیر توانائی درآمدات

مالی سال 19ء میں پاکستان کی غیر توانائی درآمدات 13.0 فیصد گھٹ کر 40.3 ارب ڈالر رہ گئیں، جو مالی سال 18ء میں 10.4 فیصد بڑھی تھیں۔ اگرچہ یہ کمی خاصی وسیع البنیاد ہے، لیکن چند اجزا– جیسے بجلی سازی اور برقی مشینری، طیارے اور ریلوے انجن– کا مجموعی غیر توانائی درآمدات کم کرنے میں حصہ زیادہ رہا (**شکل 6.23**)۔ اسی طرح اہم غذائی اجزا یعنی پام آئل، چائے اور دالوں کی عالمی قیمتوں میں کمی سے یہ مدد ملی، جس کے باعث درآمدی حجم میں دوہندسی اضافے کا اثر زائل ہو گیا۔ آخراً، جیسا کہ پہلے تذکرہ کیا گیا ہے، تعمیراتی سرگرمیوں میں سُست روی سے اس صنعت سے متعلق مصنوعات کی درآمدی طلب کم ہوئی، جیسے لوہا اور فولاد اور جہاز شکنی کے لیے پرانے جہاز (جس کا تذکرہ ٹرانسپورٹ گروپ میں موجود ہے)۔

مشینری گروپ غیر توانائی درآمدات کم کرنے میں سب سے بڑا عنصر بن کر سامنے آیا، جس کی درآمدی مالیتیں 22.8 فیصد کی سال بسال کمی سے گھٹ کر 8.9 ارب ڈالر رہ گئیں۔ مشینری گروپ میں گرانیولر (HS-8) کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ زیادہ تر کمی بجلی سازی اور برقی ساز و سامان سے متعلق اجزا جیسے پون بجلی سازی کے سیٹس، اسٹیم بوائلرز، گیس ٹربائینز اور متعلقہ پُرزوں اور جوہری ری ایکٹروں میں آئی۔[45] اسی طرح، مختلف صارفی پائیدار اشیا کی درآمدات، جیسے گھریلو آلات (ٹی وی، لائٹس اور لیمپس وغیرہ)، میں بھی کمی واقع ہوئی کیونکہ روپے کی قدر میں کمی نے صارفی اشیا کی طلب گھٹا دی۔[46]

[45] منصوبہ بندی کمیشن، سی پیک سے منسلک پون بجلی کے دو منصوبوں کے مالی معاملات مارچ 2017ء میں مکمل طور پر طے کر لیے گئے، اور منصوبوں نے جون اور جولائی 2018ء میں کام شروع کر دیا۔ (source: http://pid.gov.pk/site/press_detail/11228)

[46] ان اشیا کو برقی مشینری کے زمرے میں ڈالا گیا ہے۔

اس کمی میں دوسرا بڑا حصہ ٹرانسپورٹ گروپ کا تھا، جس کی درآمدی مالیتیں سال کے دوران 29.7 فیصد کی سال بسال کمی سے گھٹ کر 3.1 ارب ڈالر رہ گئیں۔ جیسا کہ **جدول 6.12** سے ظاہر ہوتا ہے، طیاروں اور ریلوے انجنوں (بشمول متعلقہ پُرزے) اور جہاز شکنی کے لیے پرانے جہازوں کی پست خریداری اور مقامی لاجسٹک کمپنی کی جانب سے ایک ٹینکر یکبارگی نہ خریدا جانا (مالی سال 18ء میں)، بڑی حد تک درآمدی کمی کی وجہ بنا۔ یاد رہے کہ گذشتہ برس متعدد ایئرلائنوں نے کمرشل لائسنس کے لیے سول ایوی ایشن اتھارٹی (سی اے اے) کو درخواستیں دی تھیں، جس کی بنا پر درآمدی کمرشل طیاروں کی طلب بڑھ گئی؛ مالی سال 19ء کے دوران شہری ہوابازی کے شعبے میں نئے مقامی اداروں کی عدم شمولیت کے باعث طیاروں (پایۂ تکمیل) کی درآمدات معمول پر آگئی۔

شکل 6.23: غیر توانائی درآمدات میں سال بسال مطلق تبدیلی (ملین ڈالر)

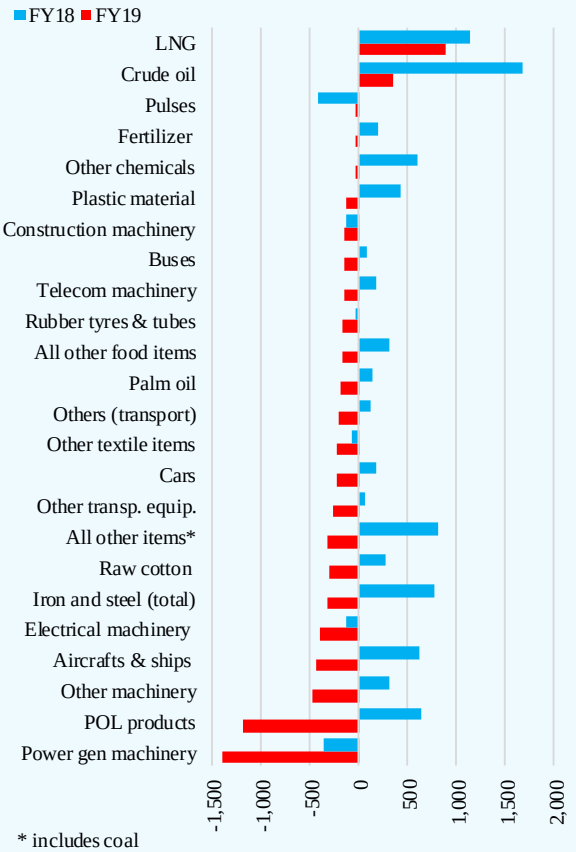

* includes coal
Data source: Pakistan Bureau of Statistics

دریں اثنا، مالی سال 19ء میں کاروں کی درآمدات میں 17.7 فیصد کی سال بسال کمی ہوئی، جبکہ مالی سال 18ء میں یہ 15.9 فیصد بڑھی تھی۔ مالی سال 19ء میں ہونے والی کمی کی وجہ مکمل ساختہ یونٹ تھے۔ جس کی درآمدات کو حکومت نے خاص طور پر ہدف بنا کر کسٹمز ڈیوٹیز میں اضافہ، اور ضوابطی نقائص دور کیے تھے، جس کی وجہ سے کمرشل کار ڈیلروں کو تحفوں اور بیگج جیسی اسکیموں کے غلط استعمال کا موقع ملتا تھا۔[47] جس کی وجہ سے مالی سال 19ء کے دوران ملک میں درآمد ہونے والی کاروں کی تعداد میں 52.8 فیصد کمی واقع ہوئی، اور سب سے زیادہ کمی 800 سی سی سے کم کی کاروں میں آیا۔[48] اسی طرح مقامی سطح پر تیار ہونے والی کاروں کی طلب گذشتہ دو برسوں کی سطح برقرار رکھنے میں ناکام رہی کیونکہ مقامی اشیاسازوں نے روپے کی قدر میں کمی اثر کو قیمتوں پر منتقل کرنے کے لیے متعدد مرتبہ گاڑیوں کی قیمتیں بڑھادیں (**باب دوم**)۔ فروخت کی پست نمو کار سازوں کی جانب سے اپنی پیداوار میں کمی کا موجب بنی، جس کے باعث سی کے ڈی کی درآمدت کی طلب کم ہوگئی۔[49]

ملکی کاروں کی پیداوار میں سست روی کا اثر ربر ٹائر اور ٹیوبوں کی درآمدات پر بھی محسوس کیا گیا، جو مالی سال 18ء کے مقابلے میں نصف ہوگئیں۔[50] اسی طرح لوہے اور فولادی چادروں کے لیے بھی آٹو صنعت کی طلب متاثر ہوئی۔ آٹو میکرز کی پست طلب اور تعمیراتی سرگرمیوں میں سست روی کو مدنظر رکھتے ہوئے مقامی فولاد سازوں نے اپنی پیداوار گھٹادی، جو درآمدی اسکریپ اور جہاز شکنی کے لیے پرانے جہازوں کی پست طلب پر منتج ہوا (**جدول 6.12**)۔ تیار فولادی مصنوعات کی طلب بھی متاثر ہوئی،

[47] تفصیل کے لیے براہِ کرم دیکھیے معیشت کی کیفیت پر بینک دولت پاکستان کی رپورٹ برائے تیسری سہ ماہی مالی سال 19ء۔

[48] اس کے مقابلے میں مالی سال 18ء میں درآمد شدہ کاروں کی تعداد سال بسال 31.0 فیصد بڑھی تھی۔

[49] کاروں کی ملکی پیداوار مالی سال 19ء کے دوران سال بسال 3.9 فیصد کم ہوگئی جو کہ مالی سال 18ء میں سال بسال 16.5 فیصد بڑھی تھی (ماخذ: پاکستان آٹو موبائل مینوفیکچررز ایسوسی ایشن)۔

[50] ربر ٹائر اور ٹیوب کی درآمدات (جنہیں "متفرق اشیا" میں درج کیا جاتا ہے) مالی سال 19ء میں گر کر 139.4 ملین ڈالر رہ گئی جبکہ مالی سال 18ء میں یہ 313.8 ملین ڈالر تھی۔ سال بسال اس 85 فیصد تخفیف کی وجہ درآمدی مقدار میں کمی تھی۔

کیونکہ نجی رئیل اسٹیٹ سرگرمیوں میں مالی سال 18ء تک جو تیزی دیکھی گئی تھی، وہ معیشت کو دستاویزی بنانے[51]، جائیداد کی تخمینہ کاری میں اضافے، روپے کی قدر میں کمی کے باعث اشیا کی بلند قیمتوں کے ضوابطی اقدامات کے نتیجے میں ماند پڑنا شروع ہوگئیں۔[52] مالی سال 19ء کے دوران ان محرکات کے نتیجے میں لوہے اور فولاد کی درآمدات 8.3 فیصد کی سال بسال کمی کے ساتھ 3.7 ارب ڈالر رہ گئیں، جو مالی سال 18ء میں 21.5 فیصد بڑھی تھیں۔

آخراً، مالی سال 19ء کے دوران پست عالمی قیمتوں کی وجہ سے پاکستان میں غذائی درآمدات کو خاصا فائدہ پہنچا، اور درآمدی مالیت 8.3 فیصد کی کمی کے ساتھ 5.7 ارب ڈالر رہ گئی۔ اہم مصنوعات جیسے پام آئل، چائے اور دالوں کی درآمدی مالیت گذشتہ برس کے مقابلے میں کم رہی، حالانکہ ان کا درآمدی حجم کافی زیادہ تھا۔ درحقیقت پام آئل کی عالمی قیمتوں میں 18.2 فیصد کمی نے بظاہر خوردنی تیل کی ملوں کو تیلوں کے بیجوں، جن سے خوردنی تیل حاصل ہوتا ہے، کی بجائے تیار مصنوعہ درآمد کرنے کی ترغیب دلائی۔ خاص طور پر تلّی کے بیج، کرم کلے کا بیج اور سورج مکھی کے بیجوں کا درآمدی حجم گذشتہ برس کے مقابلے میں بہت کم رہا، جبکہ پام آولین اور پام آئل کے درآمدی حجم میں بڑی حد تک اضافہ ہوا۔[53] اس برس تیل کے بیجوں کی پست درآمدات خوردنی تیل اور گھی کی پیداوار کے جمود کی وضاحت کرتی ہے۔[54]

جدول 6.12: ٹرانسپورٹ درآمدات کی تفصیلات

ملین ڈالر

	م س18ء (سال بسال)	مطلق تبدیلی	م س19ء (سال بسال)	مطلق تبدیلی
ٹرانسپورٹ گروپ	**4,388.3**	**1,061.1**	**3,085.9**	**-1,302**
طیارے، بحری جہاز اور کشتیاں	1,141.5	616.8	694.0	-447.5
طیارے (مکمل)	87.5	79.1	5.0	-82.5
طیارے (پُرزے)	61.0	10.3	65.8	4.9
بحری جہاز برائے شکنی	706.1	310.7	156.3	-549.8
ٹینکر	275.8	0	-	-275.8
ٹرانسپورٹ کے دیگر آلات	**349.5**	**62.1**	**85.6**	**-259.7**
ریلوے انجن اور پرزے	349.1	59.1	89.5	-260.2
کاریں	**1,264.3**	**173.1**	**1,040.3**	**-224.0**
مکمل ساختہ یونٹ	455.2	23.8	222.0	-233.2
الگ الگ پرزوں کی شکل میں	809.0	149.3	818.3	9.2
بسیں اور ٹرک	**639.8**	**71.2**	**496.8**	**-143.0**
مکمل ساختہ یونٹ	242.0	- 74.2	156.0	-86.0
الگ الگ پرزوں کی شکل میں	397.8	145.4	340.8	-56.9
موٹر سائیکلیں	**112.1**	**16.4**	**87.3**	**-24.8**
گاڑیوں کے پُرزے وغیرہ	**881.0**	**121.4**	**681.9**	**-199.1**

اعداد و شمار کا ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

[51] مالی سال 20ء کے بجٹ میں حکومت نے یہ پابندی لگائی ہے کہ رئیل اسٹیٹ کے 5 ملین روپے سے زائد لین دین صرف بینک دستاویزات (کراس چیک، پے آرڈر وغیرہ) کے ذریعے ہی کیے جائیں گے۔ جو لوگ ایف بی آر کی ایکٹو ٹیکس پیئرز لسٹ (اے ٹی ایل) میں شامل نہیں ہوں گے ان پر نافذ ہونے والے ٹیکسوں (ود ہولڈنگ، ایڈوانس اور کیپٹل گین وغیرہ) کی شرح بھی حکومت نے دگنی کر دی ہے۔ نیز، ملک کے تقریباً دو درجن بڑے شہروں کے لیے ایف بی آر کی پراپرٹی ویلیو ایشن نظر ثانی کرتے ہوئے بڑھادی ہے تاکہ انہیں مارکیٹ ویلیو کے قریب لایا جائے۔

[52] فولادی سلاخوں اور چادروں جیسی دھاتی مصنوعات کی ملکی قیمتیں مالی سال 19ء میں نمایاں طور پر (19.0 فیصد) بڑھیں جو مالی سال 18ء میں 14.3 فیصد بڑھی تھیں۔

[53] تیل کے بیجوں کی درآمدات کا اندراج "بقیہ تمام غذائی اشیا" کے تحت کیا جاتا ہے۔ مالی سال 19ء میں اس زمرے کے تحت درآمدات 7.4 فیصد گر کر 2.2 ارب ڈالر رہ گئیں۔

[54] خوردنی تیل اور نباتی گھی کی مجموعی پیداوار مالی سال 19ء میں 1.7 فیصد گر گئی جبکہ مالی سال 18ء میں یہ سال بسال 8.3 فیصد بڑھی تھی۔